BADR QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

Registered No. L. CCLXXXVIII

اگر تو تشنہ لبی از فراقِ یار ازل — بنوش جرعۂ وصلش ز جامِ نورالدین

جلد ۱۲ — ۲۰ ربیع الاول سنہ ۱۳۳۱ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۷ فروری سنہ ۱۹۱۳ء مطابق ۱۶ پھاگن سمت ۱۹۶۹ — نمبر ۳۱ و ۳۲ و ۳۳

ضعیف و مردہ دلی گر بقادیاں در آ — بروز جمعرات — کہ ہست محیِ موتی کلامِ نورالدین

دس شرائط بیعت

اوّل یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اسوقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا ✦ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ✦ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا ✦ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ✦ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور ہر حالت میں راضی بقضا ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں تیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیرے گا۔ بلکہ قدم آگے بڑھائے گا ✦ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دے گا ✦ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا ✦ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا ✦ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا ✦ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار اطاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا۔ اور اس عقد میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا۔ کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ✦

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضلِ خدا
اندریں دیں آمدہ از مادریم
آں کتابِ حق کہ قرآں نامِ اوست
آں رسولے کش محمدؐ ہست نام
مہر او باشیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
اقتدائے قولِ او در جانِ ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد
آں ہماں از حضرتِ احدیت است
معجزاتِ او ہمہ حق اند و راست
معجزاتِ انبیائے سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمانِ ماست
یک قسم دوری ازاں عالیجناب

مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
ہم بریں از دارِ دنیا بگذریم
بادۂ عرفانِ ما از جامِ اوست
دامنِ پاکش بدستِ ما مدام
جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہر نبوت را بر و شد اختتام
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ہرچہ زو ثابت شود ایمانِ ماست
ہرچہ گفت آں مرسلِ ربّ العباد
منکرِ آں مستحقِ لعنت است
منکرِ آں موردِ لعنِ خداست
آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
نزدِ ما کفر است و خسران و تباب

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہؤا

پادری مل صاحب کی خوش فہمی

خوشاب کے پادری (؟) مل صاحب نور افشاں میں نامہ نگاری کرتے ہوئے شاکی ہیں۔ بلکہ گالیوں پر اُتر آئے ہیں کہ قادیانی اخبار لکھتا ہے۔ کہ "عیسائی مذہب میں نیوگ جائز ہے"۔ ہمیں تو یاد نہیں کہ ہم نے کبھی ایسا لکھا ہو۔ اور نہ ہمارا یہ خیال ہے مسٹر مل ہمارے اخبار کا حوالہ دیں تو اصل دیکھا جائے۔ ورنہ مسٹر موصوف کی مثال اُس شخص کے ساتھ ہوگی جس نے خود ایک کتاب لکھی اور پھر اُسے متی کی طرف منسوب کردیا۔ اور یونانی اور انگریزی میں تو لکھا گیا

The Gospel according to St. Mathew

یعنی متی کی طرف جو روایات منسوب ہیں انکے مطابق انجیل کی یہ عبارت کسی شخص نے خود ترتیب دی ہے مگر اردو والوں نے غضب ڈھایا کہ درمیان میں سے According نسبت کا لفظ ہی اُڑا دیا۔ اور اس کا نام صاف انجیل متی رکھ دیا + یہ تو حال ہے پھر یسوعی کہتے ہیں کہ ہماری کتاب کی تحریف کب ہوئی تھی۔ بہر حال حوالہ کے پانے پر ہم [illegible] پر غور کرنے کے لئے طیار ہیں لیکن اسی آرٹیکل میں مسٹر مل کے ایک فقرہ پر ایک سوال پیدا ہوتا ہے اور اسکے دریافت کرنے کی ہم جرأت کرتے ہیں۔ وہ فقرہ یہ ہے " بائیل کی تعلیم ہمیشہ ایک مرد اور ایک عورت کا نکاح ہونا جائز ٹھیراتی ہے" ہم مسٹر مل کے اس فقرہ کی کسی رنگ میں تردید نہیں کرتے۔ بلکہ ہم قبول کر لیتے ہیں کہ بائیل کا یہی مذہب ہے۔ اور اُسکے رو سے تعدد ازدواج ناجائز ہے مگر اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ جو یہود دو بیبیاں رکھتے تھے یا اس سے زیادہ۔ وہ شریعت بائیل کے مطابق نعوذ باللہ ایک ناجائز فعل کے مرتکب ہوتے تھے۔ اِسواسطے انکی اولاد جائز نہ تھی۔ اور اس اولاد کے واسطے جو الفاظ بولے جا سکتے ہیں۔ وہ میں اپنی قلم سے نہیں نکال سکتا۔ بالخصوص اسواسطے بھی کہ میں بھی سامی نسل سے ہوں۔ لیکن مسٹر مل غالباً آرین نسل سے ہیں اور انہیں باک نہ ہوگا کہ اُن بزرگوں کے حق میں جن کا ذکر بائبل میں ہے یا انکی اولاد کے حق میں کوئی کلمہ سخت استعمال کریں۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ جناب مریم صدیقہ بلکہ مسٹر مل کے خود خداوند یسوع کے نسب نامہ میں بھی وہی لوگ ہیں جو بقول مسٹر مل ناجائز نکاحوں کی اولاد ہیں۔ پہلے نبیوں کے متعلق گستاخیاں کرنا تو کسی ایسے ہندو زادے کے واسطے شاید مشکل نہو۔ جو ہندو صاحبان کی فروتنی اور مسکینی کو چھوڑ کر یسوعی ہوگیا ہو لیکن جب اُس نے دین عیسوی اختیار کیا تو کم از کم اپنے خدا اور اپنے خدا کی ماں کا تو کچھ لحاظ کرنا چاہیئے +

کشمیری

ناظرین رسالہ کشمیری میگزین سے واقف ہیں۔ وہی رسالہ اب بصورت اخبار ہفتہ وار شائع ہونے لگا ہے۔ مہینہ میں چار بار۔ قیمت سالانہ ۲ روپے۔ مضامین اور پیراگراف نوٹس بہت محنت اور توجہ سے اور بے تعصبی سے لکھے جاتے ہیں۔ اسکے ایڈیٹر منشی محمد الدین فوق صاحب جب اپنا اخبار پنجہ فولاد نکالا کرتے تھے تب بھی وہ احمدیت کے خلاف جوش و تعصب دکھلانے سے پاک تھے اور امید ہے کہ اب انکے نئے اخبار کشمیری کی بھی وہی پالیسی رہے گی جو احمدی احباب اس قسم کے ارزاں عام فہم سلیس اردو ہفتہ وار اخبار خرید نا پسند کرتے ہیں۔ مگر ساتھ ہی پیسے جیسوں کی ازار دہ تحریروں پر بھی اپنے پیسے ضائع کرنا پسند نہیں کرتے ان کے واسطے کشمیری کی خریداری بے ضرر اور ضروری معلومات دینے والی ہوگی +

ایک عجیب منطق

ایک مولوی صاحب کہتے ہیں کہ حجاز ریلوے کا حصہ مابین مدینہ اور مکہ اس واسطے اب تک نہیں بنا کہ پھر حدیث " اونٹوں کے بیکار ہونے والی " اس زمانہ میں پوری ہو کر مرزا صاحب کے دعوے مہدویت و مسیحیت کو سچا نہ کر دکھائے۔ کیا خوب وجہ ہے؟ مگر مولوی صاحب تو ہند میں رہتے ہیں۔ کیا یہاں بھی یہ پوری نہیں ہوئی پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تو مدینہ میں رہتے تھے اور مدینہ تک ریل پہنچ گئی ہے۔ اور اگر اکثر حصہ دنیا میں ریل پھیل گئی ہے اور تھوڑا سا علاقہ باقی رہ گیا ہے تو وہ کس طرح پیشگوئی کی تکذیب کا موجب ہو جاتا ہے۔ اور اگر مکہ تک ریل بنگئی اور جدہ تک بھی بنگئی اور مولوی صاحب کا خیالی مسیح آسمان سے نہ اُترا۔ تو ہمیں تو خوف ہے کہ مولوی صاحب حدیث کو ہی جواب دے بیٹھینگے۔ جیسا کہ کسوف خسوف کی حدیث اور دیگر بہت سی حدیثوں کو جو پہلے بڑے زور و شور سے بیان کی جاتی تھیں اب بھلا دیا گیا ہے۔ قریب ہے کہ اہل حدیث کہلاتے والے اس خوف سے کہ حدیثوں سے مرزا صاحب کی پیشگوئیاں ثابت ہوتی ہیں چکڑالوی بنجائینگے۔ اور اہل قرآن کہلانے والے اس ڈر سے کہ قرآن مرزا صاحب کے دعاوی کی تصدیق کرتا ہے۔ اپنے واسطے کوئی اور نیا نام تجویز کریں گے خدا ان یہودیوں کے فتنہ سے اہل اسلام کو بچائے +

کون امداد کرے گا

دارجیلنگ میں اکثر دور دور سے لوگ جمع ہو جاتے ہیں۔ وہاں ایک اسلامیہ لائبریری کھولی گئی ہے جسکے مینجر کی درخواست ہے کہ کوئی صاحب وہاں کی لائبریری کے واسطے اخبار بدر اپنی طرف سے قیمت دے کر جاری کرا دیں تو بڑا کار ثواب ہے +

مجموعہ اشتہارات حصّہ پنجم

حضرت مسیح موعودؑ کے اشتہارات جو ایک جگہ جمع کر کے چھاپے جاتے ہیں۔ ان کا پانچواں حصہ چھپ کر طیار ہو گیا ہے۔ قیمت فی نسخہ موازی دس آنے (۱۰ر) ہے +

الخطبہ

قریشی کنواری دو لڑکیاں ایک بعمر سولہ سالہ مڈل پاس کردہ۔ اور دوسری بعمر ۱۴ سالہ مڈل تک پڑھی ہوئی اس سال امتحان دیگی۔ سینے پرونے اور ہر قسم کی زمانہ حال کے مطابق دستکاری اور کھانا پکانے اور خانہ داری کے کاموں میں پوری اور کامل مہارت رکھتی ہیں + انکی شادیاں کرنا منظور ہے۔ لڑکے تعلیم یافتہ اور معقول روزگار اور حسب نسب رکھنے والے اور نیک چلن عمدہ ہوں۔ درخواستیں دفتر ہٰذا میں بنمبر ۲۰ - آنی چاہئیں +

تلاشِ گم شدہ

حضرت خلیفۃ المسیح فرماتے ہیں کہ مسمی فضلکریم جو پہلے قادیان کے بعض دفاتر میں کلرک بھی رہ چکا ہے۔ اور دراصل متوطن شادیوال ضلع گجرات کا ہے۔ کچھ عرصہ سے عدم پتہ ہے۔ کسی صاحب کو معلوم ہو تو خبر کریں + حلیہ یہ ہے:۔ گورا رنگ۔ ڈاڑھی چھوٹی۔ چھریرا بدن۔ میانہ قد۔ انگریزی اُردو خوشخط لکھ سکتا ہے۔ فقیرانہ لباس پہنتا ہے +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی

خطبہ جمعہ

(۲۷ - دسمبر سنہ ۱۲ء)

جو حضرت خلیفۃ المسیح نے ایام جلسہ کے جمعہ میں مسجد نور میں پڑھا۔

اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ - اما بعد اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم - بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - والعصر ان الانسان لفی خسر الا الذین اٰمنوا وعملوا الصٰلحٰت وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر۔ بہت سے ہمارے دوست آج غالباً رخصت ہونگے اللہ تعالےٰ ہی کے اختیار ہوگا جو ہم آیندہ سال ملینگے - ایک تیسرا رب ہے میں اپنے حالات کو نگاہ کرتا ہوں ہمیشہ رات کو یقین نہیں ہوتا کہ صبح کو اٹھوں گا - خدا تعالےٰ کے فضل سے تم ہم اکٹھے ہو گئے ہیں - اس لئے تم سب کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہتا ہوں اور سب کے لئے جو رخصت ہونگے دعا کرتا ہوں - استودع اللہ دینکم وایمانکم وخواتیم عملکم وزودکم اللہ التقویٰ ویغفر ذنبکم وشکر سعیکم واللہ معکم اینما کنتم واوصیکم بتقوی اللہ وقد فاز المتقون - ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون - اس دعا کا مطلب یہ ہے کہ تمہارے دین کو اللہ تعالےٰ کے سپرد کرتا ہوں وہ اپنی امانتوں کو ضائع نہیں کرتا - تمہارے دین کو ایمان کو تمہارے خاتمہ کو سب کو اللہ تعالےٰ کے سپرد کرتا ہوں - پھر میں اللہ تعالےٰ سے دعا کرتا ہوں زودکم اللہ التقویٰ - اللہ تعالےٰ نے وعدہ کیا ہے کہ میں متقیوں کے ساتھ رہوں گا - متقی خدا تعالےٰ کا محبوب ہوتا ہے - متقی کو علم دیا جاتا ہے خدا تعالےٰ فرماتا ہے متقی کو رزق دونگا - متقی کو ہر تنگی سے نجات ملتی ہے - میں تم سب کے لئے دعا کرتا ہوں کہ تم متقی جماعت بنو - پھر میں تم سب کے لئے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ تمہارے قصوروں کو معاف کر دے -

تم جہاں جہاں رہو اللہ تعالےٰ تمہارا حامی ومددگار رہے پھر میں خوشی کی خبر سناتا ہوں کہ ابھی تار آیا ہے ہمارے میاں صاحب ۲۵ دسمبر کو جدہ سے جہاز پر سوار ہو گئے ہیں یہ مبارک خبر ہے میں بہت خوش ہوں تم اس خبر سے خوش ہوگے - ہمارے میاں صاحب جس جہاز پر سوار ہوئے ہیں اس کا نام منصورہ ہے نصرت ان کے شامل حال ہو - دوسری بات یہ ہے کہ چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ مجھے پسند ہیں کیونکہ آدمی کھڑے کھڑے پڑھ سکتا اور نفع اٹھالیتا ہے اور معلوم نہیں کہ کب کس پر اثر ہو جائے - مگر چھوٹے چھوٹے رسالوں کے سبب حضرت مسیح موعودؑ کی کتابوں کی خریداری کم ہو گئی ہے ان میں جو درد ہے وہ اوروں میں ملنا مشکل ہے - میں اس قرضہ سے یوں سبکدوش ہوں میں نے کوئی کتاب تصنیف نہیں کی - اگر میں کوئی کتاب لکھتا تو تم لوگ اسی کو خریدتے اور میں نے نہیں چاہا کہ اس طرح حضرت صاحبؑ کی کتابوں کی اشاعت پر اثر پڑے ٭

یہ سورۃ (والعصر) میں نے بارہا لوگوں کو سنائی ہے چھوٹی سے چھوٹی سورۃ جو ہر شخص کے لئے بابرکت ہو خدا تعالےٰ کی کتاب میں میرے خیال میں اسکے سوا اور نہیں آئی - قرآن کریم کے ہر ایک فقرہ سے اللہ تعالےٰ کے فضل اور محض فضل سے سارے جہان کی تعلیم وتربیت اور پاک تعلیم وتربیت حاصل اور ضرور حاصل ہو سکتی ہے مگر صحابہ کرام رضوان علیہم اجمعین کی عادت تھی کہ جب آپس میں ملتے تھے تو اس سورۃ کو پڑھ لیتے تھے - ممکن ہے کہ میری آواز سب لوگوں کے کان میں نہ پہنچے کیونکہ میں بیمار ہوں - صبح سے اب تک خطوط پڑھتا تھا تھک گیا ہوں اور بوڑھا بھی ہوں - جو لوگ دور ہیں اور انکے کانوں میں میری آواز نہیں پہنچ سکتی ان کے کانوں میں وہ لوگ جو سنتے ہیں پہنچا دیں اور کوشش کریں کہ سب کے کانوں تک اس سورۃ کی آواز ضرور پہنچ جائے - جو سنتے ہیں وہ اس شکریہ میں دوسروں تک پہنچائیں - یہ بڑی مختصر سورۃ ہے - پہلی بات اس سورۃ شریفہ میں یہ ہے کہ والعصر عصر ایک زمانہ کو کہتے ہیں - ہر آن میں پہلا زمانہ فنا اور نیا پیدا ہوتا جاتا ہے - ہر وقت زمانہ کو فنا لگی ہوئی ہے - کل کا دن ۲۶ دسمبر سنہ ۱۲ء اب کبھی نہیں

آئے گا - ۲۷ دسمبر سنہ ۱۲ء آج کے بعد کبھی دنیا میں نہ آئے گا - آج کی صبح اب کبھی نہ آئے گی - یہ زمانہ بڑا بابرکت ہے - یہ جو آریہ لوگ کہا کرتے ہیں - کہ زمانہ مخلوق نہیں اور جو قدیم ہے وہ فنا نہیں ہوتا والعصر کا لفظ ان کے لئے خوب رد ہے - میں جس زمانہ میں بولا وہ اب چلا بھی گیا اور جس میں آگے بولونگا وہ ابھی پیدا بھی نہیں ہوا زمانہ کو غیر مخلوق ماننے والوں کے لئے کیسا عمدہ رد ہے - زمانہ کو جہاں تک لئے جائیں ایک حصہ مرتا جاتا ہے ایک حصہ پیدا ہوتا جاتا ہے - اس مرنے اور پیدا ہونے کے سوا اور کچھ بھی نہیں - ایک فائدہ عصر میں یہ ہے کہ ہر ایک وقت جو انسان پر گذرتا ہے اس کو فنا لازم ہے اسی طرح انسان کے اجزا بھی ہر آن میں فنا ہوتے ہیں اور ہر آن نئے اجزاء پیدا ہوتے ہیں اس طرح ایک نئی مخلوق بنکر انسان اللہ تعالےٰ کے سامنے کھڑا ہوتا ہے جب میں جوان تھا میرے سب بال سیاہ تھے آج کوئی بال سیاہ نہیں - جب ہم نئی حالت میں تبدیل ہوتے رہتے ہیں تو ہر وقت اللہ تعالےٰ کے محتاج ہیں - مجھ میں بینائی کی قوت ہے اگر بینائی رک جائے تو کیا کیا جائے؟ غرضکہ ہر آن اللہ تعالےٰ کے محتاج ہیں لا الٰہ الا اللہ کے معنی ہیں کہ ہر آن میں تم ہمارے محتاج ہو اگر میرا فضل و کرم نہ ہو تو تم کچھ بھی نہیں - ایک بات عصر میں یہ ہے کہ لوگ زمانہ کو برا کہتے ہیں - شاعروں نے تو یہ غضب کیا کہ دنیا کا ہر ایک دکھ اور مصیبت زمانہ کے سر تھوپ دیا - خدا تعالےٰ کا نام ہی درمیان سے نکال دیا گردش روزگار کی اس قدر شکایت کی ہے کہ جسکی حد نہیں گویا ان کا دار ومدار - ان کا نافع اور ضار سب کچھ زمانہ ہی ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے زمانہ کی شکایت نہ کرو یہ بھی قابل قدر چیز ہے - عصر کے بعد پھر کوئی وقت نہیں ہوتا جو ہم فرض نماز ادا کریں - میرا یقین ہے کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد غرض ہے کہ اب قرآن شریف جیسی کتاب اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا رسول جس کے جانشین ہمیشہ ہوتے رہیں گے اب دنیا میں نہ آئے گا - عصر سے مراد حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانشینوں کا زمانہ ہے اب اور کے لئے زمانہ نہیں رہا یہاں تک کہ دنیا کا زمانہ ختم ہو ٭

ان الانسان لفی خسر - جس طرح زمانہ گھاٹے

میں ہے اسی طرح انسان + ایک شخص مجھ سے کہنے لگا کہ زمانہ قدیم ہے میں نے کہا جب تم ماں کے پیٹ اور باپ کے نطفہ میں تھے وہ وقت اب ہے اور جب تم مروگے وہ زمانہ اب موجود ہے کہا نہیں۔ میں نے کہا ایک موجود ہے وہ معدوم ہے وہ موجود ہوگا۔ انسان کا جسم ایک برف کی تجارت ہے اسی طرح زمانہ ہے الا الذین امنوا گھاٹے میں تو سب ہیں مگر ایک شخص مستثنٰے ہے۔ وہ کون؟ ایماندار کہ اسکو گھاٹا نہیں۔ ایمان کیا ہے؟ غیب الغیب ذات پر ایمان رکھنا اسکو مقدس سمجھنا اُسکی نافرمانی سے ڈرنا اور یہ یقین کرنا کہ اگر ہم نافرمان ہوں تو اُس پاک ذات کا قرب حاصل نہیں کر سکتے۔ نماز پڑھنا اور سنوار کر پڑھنا لغو سے بچنا۔ زکوٰۃ دینا۔ اپنی شرمگاہوں کو محفوظ کرنا۔ اپنی امانتوں اور عہود کا لحاظ کرنا۔ اللہ تعالےٰ کی ذات پاک۔ صفات۔ افعال۔ اسماء۔ اسکے محامد اور اسکے عبادات میں کسی کو شریک نہ کرنا۔ ملائک کی نیک تحریک کو ماننا۔ انبیاء کی باتوں اور کتابوں کو ماننا۔ قرآن کریم تمام انبیاء کی پاک باتوں اور کتابوں کے مجموعہ کا خلاصہ ہے فیہا کتب قیمہ۔ قرآن کریم سب کتابوں کا محافظ ہے۔ اس میں دلایل کو اور زیادہ کر دیا ہے اس کتاب (قرآن کریم) کو اپنا دستور العمل بنانا۔ اسکو پڑھنا سمجھنا اس پر عمل کرنا۔ خدائے تعالےٰ سے توفیق مانگنا کہ اس پر خاتمہ ہو۔ جزا و سزا پر یقین کرنا۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم کمالات نبوت و رسالت اور خاتم کمالات انسانیہ یقین کرنا۔ دُنیا میں جسقدر ہادی ان کے بعد اور آئینگے سب انھیں کے فیض سے آئے ہمارے مسیح آئے مگر غلام احمد ہو کر آئے۔ وہ فرماتے ہیں۔ ؎

بعد از خدا بعشقِ محمدؐ مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

یہ حضرت صاحب کا سچا دعویٰ ہے اور اسی پر عملدرآمد تھا۔ ایک نکتہ بھی دین اسلام سے علیحدہ ہونا ان کو پسند نہ تھا۔ تم خدائے تعالےٰ کی تعظیم کرو۔ اُسکی مخلوق کے ساتھ نیک سلوک کرو۔ مخلوق کا لفظ بہت بولا ہے۔ تم ایسے بنو کہ درختوں پہاڑوں جانوروں سب پر تمہارے ذریعہ سے خدا تعالےٰ کا فضل نازل ہو مخلوق الٰہی پر شفقت کرو۔ انسان پر جب تباہی آتی ہے تو اسکی وجہ سے سب پر تباہی نازل ہوتی ہے

ع از زنا افتد وبا اندر جہات

جناب الٰہی نے جس طرح حکم دیا اُس پر عمل کرو۔ گھاٹ پر پاخانہ پھرنے سے درختوں کے نیچے اور راستوں پر پاخانہ پھرنے سے ہماری شریعت نے منع فرمایا ہے ایمان کے ساتھ اعمال بھی نیک ہوں جس میں بگاڑ ہے وہ خدائے تعالے کا پسندیدہ کام نہیں۔ پھر ان سچے علوم کو میری زبان سے تم نے کچھ سُنا ہے۔ اپنے گزشتہ امام سے سُنا ہے اور اُسکی پاک تصانیف میں دیکھا ہے وتواصوا بالحق پاک تعلیم یعنی حق کو دوسری جگہ پہنچاؤ۔ بہت سے لوگ ہم سے ملنا چاہتے ہیں اور ہم سے محبت اور اخلاص چاہتے ہیں مگر ایمان کے حاصل کرنے اور ایمان کے مطابق ستوا سے کام کرنے اور پھر دوسروں تک پہنچانے میں متامل ہیں۔ بہت سے لوگ یہاں بھی آئے ہیں لوگ مجھ سے ملے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر آپ ہم سے بالکل ملجائیں تو ہم آپ کے ہو جاتے ہیں۔ میں نے کہا ہماری تعلیم پر عمل کروگے؟ تو کہتے ہیں تعلیم تو ہماری آپکی ایک ہی ہے۔ میں نے کہا جبکہ تم ہماری تعلیم پر عمل کرنے سے جی چُراتے ہو تو پھر ہم تم ایک کیسے ہو سکتے ہیں۔ یہ سُنکر شرمندہ ہو کر رہ جاتے ہیں۔ یہ سب منافق طبع لوگ ہوتے ہیں۔ ایسے منافق بہت ہیں۔ یہ سب ہم کو دھوکا دینا چاہتے ہیں۔ تم حق کو پہنچاؤ اور حق کے پہنچانے میں علم و حکمت اور عاقبت اندیشی سے کام لو۔ جو عاقبت اندیشی سے کام نہیں لیتے وہ بعض اوقات ایسے الفاظ کہدیتے ہیں۔ جن سے بڑا نقصان ہوتا ہے کسی شخص نے مجھ کو خط لکھا کہ مینے ایک شخص سے کہا کہ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں میرے لئے دعا کرنا۔ ایک احمدی نے سُنکر کہا کہ مکہ مدینہ کا کیا کوئی الگ خدا ہے۔ اس پر اُس شخص کو بڑا ابتلا پیش آیا۔ اگر نرمی سے کہا جاتا تو نتیجہ خطرناک نہ ہوتا۔ اس طرح کہ مکہ مدینہ بیشک قبولیت دعا کے مقام ہیں پھر کہتا ہوں خدا یہاں بھی ہے وہاں بھی ہے تم دونوں جگہ دُعا مانگو یعنی یہاں بھی دُعا ضرور مانگو۔ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے میرے خسر سے کہا تھا کہ میرے لئے عرفات میں دُعا کرنا۔ میرے خسر کا بیٹا جو اُنکے ہمراہ حج میں موجود تھا اب موجود ہے وہ کہتا ہے کہ ہمارے باپ نے عرفات میں دُعا مانگی اور میں آمین آمین کہتا جاتا تھا +

مگر انسان سے اس قسم کی غلطیاں ہو جاتی ہیں۔ ان غلطیوں کے دُور کرنے کے لئے میں نے کہا تھا کہ میں تین مہینہ میں قرآن شریف پڑھا سکتا ہوں بشرطیکہ پانچ سات آدمیوں کی ایک جماعت ہو۔ قرآن کے لئے بھی دُعا مانگنی چاہیئے اور متقی بننا چاہیئے۔ واتقوا اللہ ویعلمکم اللہ۔ جو تقوٰی اختیار کرتا ہے اُس کو خدا سکھاتا ہے۔ قرآن پڑھو سیکھو اس کے علم میں ترقی کرو اُس پر عمل کرو۔ قرآن سے تم کو محبت ہو۔ وتواصوا بالصبر۔ حق کے پہنچانے میں کچھ تکلیف ضرور ہوتی ہے اُس تکلیف کو برداشت کرنے کے لئے دوسرے کو صبر سکھاؤ اور خود بھی صبر کرو۔ یہ سورۃ اگر تم نے سمجھ لی ہے تو دوسروں کو بھی سمجھاؤ اور برکت پر برکت حاصل کرو۔ میں چاہتا ہوں کہ تم اللہ تعالےٰ سے محبت کرو اُس کے ملائکہ سے نبیوں اور رسولوں سے محبت کرو اور کسی کی بے ادبی نہ کرو۔ تم کو اللہ تعالےٰ نے بڑی نعمت عطا کی ہے۔ حضرت صاحبؑ کا دُنیا میں آنا معمولی بات نہیں۔ تم اس طرح یہاں بیٹھے ہو یہ اُنھیں کی دُعاؤں کا نتیجہ ہے دُعائیں بہت کرو۔ اللہ تعالےٰ تم کو دوسروں تک حق پہنچانے کے لئے توفیق دے۔ یہ مسجد میرے نام پر بنی ہے مگر میں دیکھتا ہوں یہ کس قدر تنگ ہے اس مسجد نور کو بڑھاؤ۔ مگر نیکی کے لئے۔ اس میں مدرسہ بناؤ مگر قرآن شریعت کا۔ ایک مدرسہ یہاں ہے اسکی طرف تو ہمارے دوستوں کی بھی بہت توجہ ہے گورنمنٹ بھی مدد دیتی ہے اُس کے لئے ہر قسم کا سامان اور مکان بھی اچھا ہے مگر مدرسہ احمدیہ کے لئے کوئی نگرانی تک بھی نہیں کوئی اُس طرف توجہ نہیں کرتا لڑکوں کی کتابوں اور کپڑوں تک کی بھی پروا نہیں کرتا مگر کچھ لوگ چلے آتے ہیں۔ وہ رات کے کپڑے کتاب قرآن سے محروم رہتے ہیں۔ چند روز بھٹک کر تم کو بددُعائیں دیتے ہوئے چلے جاتے ہیں۔ میں نے چند آدمیوں سے ایک دن کہا تھا کہ اس قسم کے آوارہ لوگوں کے لئے کوئی تجویز کرو۔ اُنھوں نے ایک کمیٹی بھی بنائی مگر صرف مجھ کو خبر

پہنچانے کے لئے کہ ہم نے کمیٹی بنائی ہے۔عمل کرنیکے
لئے نہیں۔دعا کرو کہ یہاں کے رہنے والوں کے دل
دردمند ہوں۔جو یہاں آئیں وہ ابتلا میں نہ آئیں +

یہاں تین قسم کے طالب علم آتے ہیں۔اوّل مدرسہ
انگریزی کے طالب علم۔ان کے لئے مکان کتاب ہر قسم
کا انتظام ہے۔دوسرے مدرسہ احمدیہ کے لئے ان کی
تعداد مدرسہ انگریزی کے مقابلہ میں بہت کم ہے مگر ان کا
انتظام کچھ نہیں۔تیسرے سب سے کم وہ جو آوارگی کیلئے
یہاں آجاتے ہیں۔تم سے کہنے کا منشاء انکی شکایت نہیں
بلکہ مدعا یہ ہے کہ تم ہمت کروگے تو کام نکلے گا+حضرت
صاحب کی کتابوں کی اشاعت کرو۔ایک شخص مکان بنانا
چاہتا ہے اسکے لئے بھی میں کہتا ہوں۔خدا تعالےٰ کسی
کا قرضہ نہیں رکھتا وہ تمہارا محتاج نہیں تم سے جو کام لیا
جاتا ہے اس کا منشاء یہ ہے کہ تم کو نفع زیادہ حاصل ہو۔
صحابہ کرام نے جو کچھ خرچ کیا وہ اب تک واپس کیا جارہا
ہے اور قیامت تک واپس ہوتا رہے گا۔میں تمہارے
لئے دعائیں کرچکا ہوں اور کرتا رہتا ہوں۔تم بھی دعاؤں
کی بہت عادت ڈالو۔دعائیں بہت کرو مگر خدا سے تعالیٰ
کو آزمانے کے لئے دعائیں نہ کرو۔(خطبہ ثانی میں قاعدہ
کے بعد عربی مسنونہ دعا پڑھ کر فرمایا) +

یہ ایک بڑا گر ہے جسقدر تم اللہ تعالےٰ کی بڑائی اور
تعظیم کروگے تمہاری تعظیم ہوگی۔اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر رحم
کروگے تو وہ تم پر رحم کرے گا۔دعائیں بہت کیا کرو وہ
قبول کرے گا۔اللہ تعالےٰ کی یاد بہت بڑی چیز ہے تم
اسکے ہو جاؤ وہ تمہارا ہوجائے گا + فقط

ڈاک ولایت

ولایت کے اخباروں میں اشاعت اسلام کی تحریک

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلے علی رسولہ الکریم

برادران۔ السلام علیکم ورحمۃ وبرکاتہ۔ میں نے
ایک لمبی چٹھی یہاں سے بخدمت اخی المکرم مولوی
محمد علی صاحب لکھی تھی اور عرض کی تھی۔کہ اسکو سالانہ
جلسہ میں پڑھ دیا جاوے۔جو غالباً پڑھ دیگئی ہوگی۔اس
کے آخری حصہ میں میں نے اس امر پر بحث کی تھی کہ اسجگہ
اور ایسا ہی مغربی دنیا میں جو قلم سے ہو سکتا ہے
وہ زبان کیا تلوار اور توپ سے بھی نہیں ہو سکتا۔جو
انسان قلم و کاغذ اور مطبع و پریس کے ذریعہ کسی خاص
امر میں یہاں پبلک کے نوٹس میں آجاوے تو پھر وہ
آسانی سے پبلک پلیٹ فارم پر آکر اپنے سامعین
پر جیسا خدا چاہے اثر ڈال سکتا ہے۔یہاں میں کئی
لیکچروں میں شریک ہوا لیکن میں نے اس شہر میں جو کئی
ایک بڑے شہروں کا مجموعہ ہے۔صرف ایک سو
سے کم ہی آدمی دیکھے وجہ یہ تھی کہ لیکچر دینے والے
پبلک کی نگاہ میں کوئی خاص حیثیت نہ رکھتے تھے۔
ہاں ایک لیکچر میں میں نے دس ہزار سے زیادہ آدمی پائے
اور وجہ وہاں یہی تھی کہ لیکچر دینے والے کا نام ہی سامعین
کو ہزاروں کی تعداد میں لاسکتا تھا۔ہندوستان میں میں نے
ذاتی تجربہ سے دیکھا کہ وہاں جو لیکچر سے ہو سکتا ہے
وہ قلم سے نہیں ہو سکتا۔یہاں معاملہ بالکل برعکس ہے
وجہ یہ ہے کہ یہاں کل کی کل قوم جہاں سخت سے سخت
مصروفیت میں پڑی ہوئی ہے۔وہاں اخبار کے سوا
بھی نہیں رہ سکتی۔مجھے ان ڈھائی ماہ میں جو یہاں
رہا یہ سمجھ آگئی۔اور یہاں کے بعض اہل الرائے نے بھی
مجھے یہی مشورہ دیا۔ہذا میں نے مختلف مضامین مذہب پر
لکھنے شروع کئے۔اور اخباروں میں بھیجے۔لیکن وہ
شکریہ کے ساتھ واپس ہوئے۔کیونکہ اوّل تو ان اخبارات
کو مذہب سے کوئی چنداں دلچسپی نہ تھی اور دوسرا یہ لوگ
اپنی خاص پالیسی کے پابند ہوتے ہیں۔اس لئے ضرورت
ہوئی کہ اپنا یہاں کوئی خاص رسالہ یا اخبار ہو۔کیونکہ ہر وقت
کوئی اخبار ہمارے مضامین متواتر شائع نہیں کرسکتا۔اسکے
لئے میرا خیال یہ ہوا کہ حضرت مولوی محمد علی صاحب یہاں
تشریف لے آدیں اور کم ازکم ریویو کی انگریزی شاخ کو یہاں
منتقل کیا جاوے۔اسکے متعلق میں نے چٹھی مذکورہ بالا
میں زور دیا۔لیکن مجھے بعد کے خطوط آمدہ از قادیان
سے پتہ چلا کہ مولنا موصوف کو۔بغرض تکمیل ترجمہ انگریزی
قرآن کریم۔ابھی کئی ماہ تک حضرت اقدس خلیفۃ المسیح
کی خدمت میں حاضر رہنے کی ضرورت ہے۔نیز میری
تجویز کم ازکم پندرہ ہزار روپیہ کا صرفہ آئندہ سال ---
کے لئے چاہتی تھی جو موجودہ تعمیر فنڈ کی ضرورت کے مقابل
شاید قوم نہ دے سکے۔میں نے اس سوال پر غور کیا اور
خدا نے سردست ایک راہ میرے لئے نکالدی ہے
میں نے یہاں ایک ماہواری رسالہ سے ایک خاص
انتظام کرلیا ہے۔جس میں ہر ماہ میں اپنے ریویو آف
ریلیجنز کے نصف کے برابر لکھا کرونگا۔اور وہ چھاپ
دے گا اور بالمقابل اس کو خاص امداد خریداروں کی
مہیا کرنے میں یا اسکی خاص کا پیاں خریدنے میں دینی ہوگی
جس کی تفصیل میں نے مفصل دارالامان میں لکھ بھیجی ہے
اس کام کے لئے پندرہ صد روپیہ کی ضرورت ہے
علاوہ ازیں میں عنقریب غلبت الروم والی پیشگوئی
پر ایک اشتہار دینے والا ہوں۔جو عربی۔ترکی۔اور
انگریزی میں چھپ کر یورپ اور افریقہ کے مختلف بلاد میں
بھیجا جاوے گا۔اس طرح کل سردست مجھے دو ہزار
روپیہ کی ضرورت ہے۔یہ کام برابر ایک سال تک
جاری رہے گا۔اور اسی قدر اور رقم میرے اپنے
معمولی سے معمولی گزارہ کے لئے آج سے ایک س[illegible]
کے لئے چاہیئے۔لیکن میں اپنے ذاتی اخراجات [illegible]
لئے قوم پر بارِ گراں ہونا نہیں چاہتا۔میں تو دل [illegible]
چاہتا ہوں کہ خدا مجھے توفیق دے تو میں دیگر اخراجا[ت]
کا سامان بھی خود ہی کردوں۔لیکن سردست میں انکا --
متکفل نہیں ہو سکتا۔اس لئے میں قوم کی طرف آنکھ
اُٹھاتا ہوں۔میں اپنے امداد کنندگاں بھائیوں کی خدمت
میں وہ ماہواری رسالہ بھی بھیجدونگا۔جسکی قیمت ساڑھے
چار روپیہ سالانہ ہے۔میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ بعض
بھائی کم ازکم ایک رسالہ خریدلیں۔اور بعض بھائی مجھے
ایک رسالہ کی قیمت بھیجدیں جو اُن کی طرف سے یہاں میں

تقسیم کردونگا۔ اس رسالہ کی اپنی اشاعت پانچہزار پہلے سے ہے۔ جو انگریزی داں نہیں وہ قیمت بھیجدیں اور اُنکی جگہ یہاں مناسب جگہ تقسیم ہو جاوے گا۔ انگریزی داں وہ رسالہ منگوالیں۔ ان میرے مضامین کا ترجمہ اپنے میگزین میں یا اپنے کسی اخبار میں حسب ضرورت چھپ جاوے گا۔ الغرض اس تجویز سے جو کام ہزاروں میں نکلتا تھا۔ وہ اب سینکڑوں میں نکل رہے گا۔ ہاں خدا کا فضل شامل حال ہونا چاہیئے۔ یہ کام انشاء اللہ یکم جنوری سے شروع ہو جاوے گا اور میں اپنے بھائیوں سے چاہتا ہوں کہ جو اس معاملہ میں میرا ہاتھ بٹانا چاہتے ہیں وہ جلدی کریں اور جو کچھ بھی امداد دینی چاہیں۔ وہ آخری جنوری سے پہلے پہلے۔ براہ راست جناب شیخ رحمت اللہ صاحب مالک انگلش ویر ہوس لاہور کی خدمت میں بھیجدیں۔ وہ کل رقم مجھے بھیجدیں گے۔ آخر میں پھر میری یہ عرض ہے کہ آپ سب میرے سلئے دُعا خیر کریں۔ مجھے اب خدمت اسلام و خدمت قوم ہی یہاں روکے ہوئے ہے اللہ تعالےٰ اپنا رحم کرے۔ میں صحت میں ہوں۔ والسلام

دعا کا طالب

خواجہ کمال الدین

مورخہ ۱۳۔ دسمبر ۱۹۱۲ء

میرا پتہ

معرفت نیشنل بنک آف انڈیا

۲۶ بشپ گیٹ لنڈن

انگلستان میں مسجد

ووکنگ ایک مقام لنڈن سے تیس ۳۰ میل کے فاصلہ پر ہے ڈاکٹر لیٹنر جو پنجاب یونیورسٹی کا رجسٹرار اور اورنیٹل کالج کا پہلا بانی اور پرنسپل تھا۔ اُس نے بعض اسلامی عمائد سے اس وعدہ پر چندہ لیا کہ وہ انگلستان میں ایک مسجد بنائے گا ✝

ووکنگ غالباً اُس کا مولد ہوگا۔ اُس نے وہ مقام چُنا۔ بہت سی زمین خریدی۔ جہاں اُس نے ایک وسیع رہائشی مکان بنایا۔ کچھ اورنیٹل یادگاروں کے لئے کمرہ بنایا۔ اور ایک طرف مختصر سی مسجد بنادی جو دراصل ایک کمرہ پانچ گز مربع کے قریب ہوگا اُسپر ایک گنبد نہایت خوبصورت ہے جس پر ایک ہلال آویزاں ہے۔ اُس میں ایک اونچا ممبر بھی ہے اور ایک رحل ہے جس پر ایک جلی قلم کا قرآن تین جلدوں میں پڑا ہے حاشیہ پر تفسیر حسینی ہے ✝

محراب میں بحروف عربی سورہ فاتحہ لکھی ہوئی ہے بعض چھوٹے چھوٹے قطعات اسماء الٰہی کے دیواروں پر آویزاں ہیں۔ تین چار چٹائیاں مسجد میں ہیں۔ مسجد کے گوشوں میں ایک طرف وضو کا سامان پڑا ہے اور دوسری طرف بہت ہی مختصر سا امام کا حجرہ ہے۔ اس مسجد کے سامنے ایک وسیع صحن کھلا ہؤا ہے اور اُس میں ایک ڈیڑھ گز مربع کا حوض بنا ہوا ہے۔ چاروں طرف صحن کے تار ہے اور درخت لگے ہوئے ہیں۔ اِس کفرستان میں یہ منظر واقعی اسلامی مسجد کے سارے شان اپنے اندر رکھتا ہے اور اگر اسکے بانی نے جسقدر روپیہ اس مسجد کے نام پر وصول کیا اُس کا حق تو ادا نہیں کیا۔ لیکن اس مسجد کو دیکھ کر ایک عاشق مزاج کسی کے سارے مظالم ہی بھول سکتا ہے۔ اس مسجد سے چند گزوں کے فاصلہ پر ایک مختصر سا مسافر خانہ موسوم بہ سر سالار جنگ میموریل ہال ہے جس میں ایک آدھ دن کی اجازت مسافر کو رہنے کی ہے۔ اس مسجد کے صحن کے علاوہ چند ایکڑ اور زمین ملحق بہ مسجد ہے ✝

ڈاکٹر لیٹنر کے بعد کل جائداد جو مسجد کے متعلق بھی تھی۔ ذاتی استعمال میں آنے لگی۔ لیکن آخر بہت کوشش کے بعد مسجد صحن۔ یادگار سر سالار جنگ اور چند ایکڑ زمین الگ ہوگئی اور مسجد کے ساتھ وقف ٹھیری۔ اور باقی کل جائداد اور رہائشی مکانات جو پہلے ہی ذاتی نام پر بنائے گئے تھے وہ ذاتی رہے ✝

حضرت کا اشارہ اس مسجد کے متعلق ایک خط میں تھا اور یہاں ایک تحریک بھی تھی۔ گزشتہ جمعہ کی نماز کے بعد میں اور چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب ووکنگ گئے۔ وہاں پانچ بجے شام کے پہنچے۔ یہاں چار بجکر دس منٹ پر سورج غروب ہوتا ہے۔ وہی شام کا وقت ہے اور چھ بجے تو وقت عشاء کا یہاں ہوتا ہے ✝

اسٹیشن سے ہم نے ایک گاڑی کرایہ پر کی۔ منزل مقصود پر پہنچے اور وہاں ایک شریف مزاج نوجوان نے ہم کو مسجد دکھلانے پر طیاری ظاہر کی۔ مسجد کا صحن اور مسجد بھی مقفل تھی میرے دریافت پر معلوم ہؤا کہ سالہا سال سے کوئی مسلمان نہ یہاں آیا نہ کسی نے نماز یہاں ادا کی۔ سبحان اللہ۔ ووکنگ سے تیس میل کے فاصلہ پر لنڈن ہے جہاں کئی صد مسلمان۔ رات دن قومی جوش سے معمور نظر آتے ہیں اور کسی کو مسجد دیکھنے کی توفیق نہیں ملی۔ آپ تیس میل کا قیاس ہندوستان کا نہ کریں۔ یہاں ہم روز معمولی کاروبار میں پندرہ۔ بیس تیس میل نصف گھنٹہ یا پون گھنٹہ میں طے کر آتے ہیں۔ بہرحال جسقدر مجھے رنج کئی سال سے ڈاکٹر لیٹنر کے متعلق تھا۔ وہ اس مسجد کو دیکھ کر جاتا رہا۔ مسجد میں ہم داخل ہوئے اور قرآن کو اچانک کھولا۔ تو یہ تفاول تھا تو جو قرآن میں نکلا۔ اسکو پڑھ کر۔ ڈاکٹر لیٹنر کے حق میں دُعا دل سے نکلی۔ کیونکہ یہ آیت تھی جو قرآن میں صفحہ راست پر نکلی۔ بلکہ میں یہاں سارے کا سارا صفحہ نقل کر دیتا ہوں۔ کیونکہ قرآن جلی قلم کا تھا۔ اور ایک آیت ہی کل صفحہ پر تھی اور وہ یہ ہے۔ یہیں سے شروع بھی صفحہ ہوتا تھا۔ ان اوّل بیت وضع للناس للذی ببکۃ مبارکاً وھدی للعالمین۔ فیہ ایٰت بیّنٰت مقام ابراھیم ومن دخلہ کان اٰمنا وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا۔ ومن کفر فان اللہ غنی عن العالمین ✝

اللہ اللہ کچھ تو آج پورے چار ماہ کے بعد اور پھر کفرستان میں خدا کی مسجد دیکھی۔ اور پھر اُس میں قرآن اور قرآن میں بطور تفاول اس آیت کا نکلنا۔ میرا سرور نے مجھے بے خود کر گیا۔ مَیں نے اُس انگریز جنٹلمین کو کہا کہ میں نماز ادا کرونگا۔ اگر وہ انتظار کرے وہ باہر چلا گیا اور ہم نے باجماعت نماز ادا کی۔ میری آواز تو معمولی بھی بلند ہے پر میں نے بڑی ہی بلند قرأت پڑھی اور گنبد بھی آج کئی سالوں کے بعد قرأت قرآن سے گونج اُٹھا۔ اور مَیں نے پہلی رکعت میں دُعا ابراہیم پڑھی۔ واذ قال ابراھیم ربّ اجعل ھذا بلدا اٰمنا ——— الی آخر

مجھے کچھ ایسی لذت آئی۔ کہ میری اپنی آواز اور اسکی آواز کی گونج مجھے متوالا کر دینے کے لئے کافی تھی۔ بڑا لمبا سجدہ کیا۔ بہت رویا گریہ زاری کی۔ تبلیغ اور اشاعت اسلام کی توفیق مانگی۔ اس مسجد کو مطلع نور اسلام ہونے کے لئے درخواست کی۔ یہ مسجد تو کفرستان میں واقعی اوّل بیت وضع للناس ہے۔ خدا اسے اسلامی مرکز کر دے۔ تو کیا عجیب +

دوسری رکعت میں سورہ اخلاص بہت دفعہ پڑھی۔ الغرض نماز ختم کی۔ اور اگرچہ اس سفر میں ہمارے نو روپے (۹) خرچ ہوئے لیکن ہم کو جو راحت اور سرور ہوا وہ اس رقم کے مقابل بہت تھا۔ اللہ تعالےٰ اپنا فضل کرے اور حضرت مسیح موعود کے کشت کو جلدی اُن کے ایک ادنیٰ غلام کے ذریعہ پورا کرے۔ آمین

کمال الدین

لنڈن میں دُھند

آج کا دن یہاں دُھند کا ہے۔ گیارہ بجے تھے جب یہ دُھند شروع ہوئی اور بالکل اندھیرا ہے رات پڑی ہوئی ہے۔ اسوقت ایک بج گیا ہے وہی کیفیت ہے۔ اگرچہ مکان کے اندر ہیں اور دروازے بند ہیں لیکن یہاں بھی سانس لینا کسی قدر مشکل ہے۔ باہر کی حالت بہت خراب ہوگی +

کمال الدین

اخبار لائیٹ

اخبار لائیٹ میں پیشگوئی کے متعلق جو مضمون خواجہ صاحب کا چھپا تھا اور جس کا ترجمہ اخبار بدر میں چھپ چکا ہے اُسکے متعلق ایک مزید نوٹ اُسی اخبار میں نکلا ہے جو درج ذیل ہے

لائیٹ۔ مورخہ ۱۴ دسمبر ۱۲ء میں ہم نے ایک پیشگوئی کا بیان درج کیا تھا۔ جس کے متعلق یہ بیان کیا گیا تھا کہ نبی احمد قادیانی نے نو سال ہوئے کہا تھا کہ ترک شکست یاب ہونگے اور اسکے بعد اُن کو شکست دینے والے اُن سے چند سال میں مغلوب ہو جاوینگے۔ ہمارا ایک نامہ نگار **وکس**۔ یہ چاہتا ہے کہ پیشگوئی کا بیان کرنے والا۔ اپنے مضمون میں نبی احمد کی اور پیشگوئیوں کا بھی عام طور پر ذکر کرتا ہے اچھا ہو جو کسی تخصیص کے ساتھ وہ اور پیشگوئیوں کا بھی ذکر کر دے ایک اور کارسپانڈنٹ "اکسی ڈونسٹل" نام دریافت کرتا ہے کہ کیا مسٹر کمال الدین۔ مہربانی کر کے تبلادینگے کہ اصل الفاظ پیشگوئی پہلے کہاں اور کس جگہ چھپے اور وہ کہاں سے مل سکتے ہیں اور کیا اُن کا ترجمہ انگریزی میں موجود ہے۔ اس نامہ نگار نے مزید یہ بھی لکھا ہے کہ اگر "چند سال" کے مقابل میعاد اور واضح طور سے بیان ہوتی تو پیشگوئی کی دلچسپی دوبالا ہو جاتی۔ اغلباً مسٹر کمال الدین ان استفسارات کا جواب دینگے

ایک اور ناظر اخبار مسٹر ڈبلیو۔ ایچ کنگ یہ پوچھتے ہیں کہ کیوں اس پیشگوئی کا نام الہام رکھا گیا ہے کیوں نہ اسے پیش بینی پر محمول کیا جاوے +

حیداللہ خان کو ایک دوست کا خط

السلام علیکم۔ اما بعد غالباً اخبار وکیل کے کسی پرچہ سے آپ کے رسالہ کا مضمون پڑھ کر ایک خط آپ کیطرف لکھا تھا۔ کہ ایک نسخہ رسالہ امام الاعظم جو آپ نے تصنیف کیا ہے میرے نام وی۔ پی پارسل روانہ کر دیں۔ افسوس آپ نے مجھ کو رسالہ نہ بھیجا آپ نے دل میں سوچا ہوگا۔ کہ اگر رسالہ مفت بھیجوں تو آٹھ آنہ نقصان ہوتا ہے اور وی پی کروں تو شرم ہے کیا یہ اشاعت اسلام کا دعویٰ ہے۔ افسوس آپ پر اور آپکی اشاعت اسلام پر۔ آپ نے خوب رسالہ لکھا اور خوب اشاعت کیا +

آپ نے میرے نام وی پی ہی کر دیا ہوتا۔ مگر وی پی آپ نے خاک کرنا تھا۔ آٹھ آنہ نقصان ہوتا تھا خیر آپ کا رسالہ مجھے مل گیا۔ جو کہ عزیز دیوان علیخاں کو پھندے میں پھنسانے کے لئے آپ نے گھر پر دیا تھا۔ سو میں نے آپ کا رسالہ خوب پڑھا + بیشک آپ نے حد ہی کر دی ہے + اب میں خیال کرتا ہوں۔ کہ آپ کو کیا ہو گیا۔ شائد پہلا رسالہ جو امامت اندھوں کے بارے میں تصنیف کر کے جلالپور کے ملّانوں سے فتحیابی حاصل کی تھی۔ اُسکی فتحیابی پر دل بڑھ گیا۔ اور یہ رسالہ امام الاعظم لکھ مارا جسکو مسلمانوں کا کوئی فرقہ بھی تسلیم نہیں کرتا۔ افسوس آپکے دعویٰ اشاعتِ اسلام پر۔ آپ نے آخر عمر میں خوب اشاعتِ اسلام کی۔ لیکن مشکل ایک اور ہے۔ اور آپ کو خبر بھی مل گئی ہوگی۔ وہ کیا؟ وہ یہ کہ جناب مولوی احمد الدین صاحب مختارِ عدالت گجرات نے آپ کے رسالہ کا شیرازہ اُکھیڑ کر ایک مختصر سا ریویو کر ڈالا۔ ابھی ریویو پورا ہو ہی نہ چکا تھا۔ کہ جناب اکمل صاحب نے بھی آپ کو مخاطب کر کے دریافت کیا۔ کہ پہلے آپ اپنا مذہب بتائیں۔ کہ آپ حنفی ہیں یا چکڑالوی تب آپ کے رسالہ کو طاقت ایزدی سے اچھی طرح ورق ورق کر کے بکھیر دوں +

اب آپ کو ضرور چاہیئے کہ جلدی سے اکمل صاحب کو جواب دیں۔ کہ میں اہلسنت والجماعت حنفی ہوں۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ آپ کا رسالہ آپ کو حنفی نہیں بننے دیتا۔ مینے بھی رسالہ کو غور سے پڑھا ہے۔ اب آپ کو حنفی بننا بہت ہی مشکل ہے۔ افسوس ہے ایسے رسالہ پر جس کی تصنیف نے مذہب سے جواب دلایا اب میں آپ کو برادرانہ صلاح دیتا ہوں آپ بہادر بنیں اپنی قوم کی بہادری کو دھبہ نہ لگنے دیں۔ اور اپنے رسالہ کی حفاظت کر کے اپنے مخاطبوں کو جواب دیں۔ اگر کوئی بندوبست نہ کر سکیں۔ اور میں اُمید کرتا ہوں کہ آپ بالکل ہی کچھ بھی بندوبست نہ کر سکینگے۔ تب چپ چاپ میری طرح توبہ کر کے خلیفۃ المسیح کو بیعت کا خط لکھ دیں +

برکت علیخاں۔ برہما

پادری صاحب متوجہ ہوں

ہمارے عزیز دوست شیخ رحیم بخش صاحب نومسلم کو بعض عیسائیوں کے ہاتھوں سے بہت دُکھ پہنچا ہے۔ اور یہ سب کچھ اس واسطے کہ انھوں نے اسلام کو قبول کیا۔ بیشک وہ بعض دیسی اور ولائیتی پادری صاحبان کے مشکور ہیں۔ کہ انھوں نے انکے ساتھ حُسنِ سلوک کیا مگر بعض پادری صاحبان نے اپنے حسن اخلاق کے دعووں کے خلاف ان کو سخت رنج میں ڈالا اور انکو جو خطوط شیخ صاحب نے وقتاً فوقتاً لکھے ہیں ان میں سے ایک کا اقتباس وہ درج اخبار کروانا چاہتے ہیں۔ جو کہ ہم خوشی سے کرتے ہیں +

(ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ✱ نحمدہ ونصلے علی رسولہ الکریم

میرے خط کا جواب محال تو کیا! بلکہ ناممکن ہوا ہے:۔
مبارک ہیں وہ جو راستباز ہیں کیونکہ وہی آسودہ ہونگے اور تو یاد رکھ کہ شریر کے دن تھوڑے ہیں۔ ان وعدوں پر پادری صاحب امید ہے کہ آپ غور کرینگے +

یہ تو مانا کہ آپ میری تحریروں کو تقریروں ہیں اور لوگوں کو ورغلا کر دکھاتے ہیں اور مجھے بدنام کرکرا کر خوش ہُوا کرتے ہیں۔ پر کیا یہ سچ نہیں کہ ان تحریروں کے تم خود ہی محرک ہوئے ہو۔ کیا تم نے میری موجودہ بیوی جو رومن کیتھلک مشنری سوسائٹی سے خود ہی اگر مسلمان ہوئی اور میرے نکاح میں آئی تھی اُسے ورغلا کر پھسلا کر اپنے پاس بُلا کر کوئٹہ نہیں پہنچا دیا۔ کیا میرے دو سو روپے سے اوپر نقدی و زیور و پارچات وغیرہ ہڑپ نہیں کیا گیا۔ کیا خود ہی وارنٹ نکلوانے سے مجھے نہیں روکا تھا۔ کیا یہ نہیں کہا تھا کہ ہاں ...... ایسا ہی ہے۔ کیا مجھے یوں نہ کہا کہ مت گھبراؤ تمہاری بیوی اسی زمین پر ہے میں کوشش کرونگا وہ ملجائے گی۔ کیا یہ منتیں نہ کیں کہ مجھے بدنام نہ کرو۔ اور کیا یہ نہ جتایا تھا کہ تم میرے بیٹے ہو اور مرحومہ الفت بیگم میری خاص بیٹی تھی جسکو میںنے ہاتھوں میں کھلایا تعلیم و تربیت ہوئی تم سے نکاح کیا پر تم نے اُسے مسلمان بناکر ہمارا دل دُکھایا۔ کیا اس تازہ واقعے پر میرے حاضر ہونے پر حاضرین کو نت یہ نہ کہا کرتے تھے کہ لو یہ ہے مسٹر رحیم بخش جو تحریروں اور تقریروں سے ہمارا دشمن ہو گیا ہے۔ پھر کیا ...... کو اور آپ کو میںنے بے عزتی سے نہیں بچایا۔ کیا پادری ...... اور مولوی ...... نے یہ ترکیب نہ بتائی کہ ہنوز اس واقعہ سے اپنا بچاؤ کر لو۔ اور وہ یوں کہ منشی رحیم بخش سے بچے رہنا۔ کیا پادری ...... سے باتیں نہیں کیں لاہور اور امرتسر و دیگر جگہ میں اس تازہ واقعہ نے خود ہی اشتہار دیا ہے لوگ منہ پر تو نہیں پر پیٹھ پیچھے نفرین کرتے ہیں اور اس سچائی پر مُہر کر چکے ہیں ...... ایک ڈاکٹر و دیگران اپنی تحریروں سے بیان کر چکے ہیں یہ سب تحریریں خاص موقعہ پر آپ کے روبرو پیشکش ہو کر پتہ بتا دینگی میںنے اسلامی اصول اور اپنے مُرشد کے ارشاد کے موافق اور آپ کے کہنے سے اپنے مُنہ کو بند کیا اور مظلوم ہو کر بھی جھوٹا بننا پسند کر لیا ہے مگر کیا انجیل آپ کو شرمندہ نہیں کرتی کیا خدا نے جسے جوڑا ہے اُسے کوئی توڑ سکتا ہے نہیں! نہیں!! ہرگز نہیں!!! اسی لئے میںنے صبر کیا اور خدا پر توکل کر لیا ہے پس وُہی مجھے کافی ہے اور کیا میںنے اس کے بعد کسی پادری یا بشپ صاحب کو یہ واقعہ سُنایا۔ یا فادر ...... صاحب کے کہنے کے موافق عمل کر دکھایا ہے نہیں نہیں ہرگز نہیں۔ کیونکہ قادر خدا پر ہمارا بھروسہ ہے پر افسوس کہ آپ لوگ روز روز ہمیں صلیب دیتے رہتے اور جہاں تک ممکن ہے ہمیں بدنام کرتے ہو پر میرا کچھ نہ بگڑے گا ہاں اخبار کے کالم وسیع ہو جائینگے ذرا غور کرو کہ تم جو مجھے مسیحی مشہور کر رہے اور اسلام سے کمزور دکھانا چاہتے ہو تو کیا میں ان وارداتوں سے آپ کے ارادوں کے موافق عیسائی ہو گیا۔ کیا جو آدمی ہل پر ہاتھ رکھتا ہے کبھی لوٹ کر بھی دیکھا کرتا ہے جیسے چیتے کے داغ نہیں مٹ سکتے اور جیسے کہ حبشی کا رنگ نہیں تبدیل ہو سکتا بعینہ اسی طرح کوئی مخلص ایمان نہیں چھوڑ سکتا۔ جب یہ نہیں ہو سکتا تو پھر وُہ کون ہے جو ایک مسلمان اور خادم اسلام کے دل پر قابو پا سکے۔ قلوب المومنین عرش اللہ تعالےٰ۔ پس مومن کا دل خدا کا تخت گاہ ہے پر خدا کے تخت پر کون تسلط جما سکتا ہے۔ وُہ انسان جو مجھے بہکا کر لوگوں میں بدنام کر کے خوش ہُوا چاہتا ہے وُہ ”ناعاقبت اندیش ہے“ اور ”پاگل ہے“ وُہ شخص جو کسی دشمن اسلام کی تقریروں پر گمان کرتا ہوگا“ ✣

آہ! زمین پر سخت شور ہے۔ کال اور مری پڑ چکی ہے زلزلہ اور کڑک کی آواز اُٹھ رہی ہے اور یہ نہایت ہی مہیب ہیں خونی ندیاں بہ رہی ہیں آہ اُروس نے مظالم توڑے اور ایران کو غارت کرنا چاہا اور مقدس روضہ کو توڑ پھوڑ کر کے کروڑوں روپیہ کا مال سرقہ کر کے ہڑپ کر لیا ہے اور مرا کو بے چارہ حیران ہے مسیحی سلطنتیں بائیبل سے بغاوت کر کے ان مظالم پر ٹوٹ پڑی ہیں اور طرفہ یہ کہ موتوں کا بس اپنے دل میں خاتمہ ہی کیا چاہتی ہیں صلیبیں نکال نکالکر چاروں طرف گھمائی جا رہی ہیں اور تلواروں تیروں پستولوں بندوقوں توپوں گولوں اندرونی اور بیرونی طور پر مذہبی اخلاقی روحانی سیاسی اور ملکی جاہ و جلال پر تقویت پاکر موقعہ پر سر توڑ کوششوں سے یگانگت سے دھاوا کر کے اپنے زعم میں ملیا میٹ کر دیا ہے۔ آہ یہ نصرانی خوش ہو رہے ہیں مگر ہماری گورنمنٹ آسمانی۔ کافروں سے ہمیں ہلاک کر رہی ہے اور اس بہانے سے ہم کو قرآن مجید اور بانیٔ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے موافق فرمانبردار بنا کر جبل پر مستقیم کرنا چاہتی ہے اس لئے ہم رنجیدہ نہیں بلکہ خوش ہو رہے ہیں۔ کیونکہ اس زوال سے کمال کا یقین ہے کیونکہ جیسے سوکھی زمین کو بادل کی امید ہوتی ہے اسی طرح میری رُوح بھی اے خدا تیرے ٹھنڈے چشموں کی طالب ہے۔ آپ لوگ کیوں حیران ہیں اور ہماری گورنمنٹ برطانیہ بھی اس مشکل کے حل کرانے میں ہماری طرفدار ہے مگر کچھ بنائے نہیں بنتا سو پادری جی آپ سچے ہیں جو بنا وُہ ٹھیک اور جو بناؤ اور جو بناؤ ہنوز بن سکتا ہے۔ مگر یہ یاد رکھیں اور کان کھولکر سُنیں کہ جھوٹوں کی عاقبت نہایت خطرناک اور سخت ہلاکت کا موجب ہے ایک دن آنے والا ہے اور وہ تو بہت ہی قریب ہے جہاں پر تمام کافرانِ اسلام اپنے ڈیرے جمائینگے۔ جہاں رونا اور دانت پیسنا اور سخت ماتم کرنا ان کو نصیب ہے ✣

مگر مومن وہاں ابدی چین اور سُکھ پائینگے پس یہاں کا کڑوا وہاں پر میٹھا ہے۔ پس سلامتی ہو اُسکی جس نے اس دینِ اسلام کو پایا اور ہلاک ہُوا وُہ جس نے اس سے بغاوت کی اور اس سے انحراف دکھلایا ہے ✣

والسلام علیٰ من اتبع الہدےٰ

راج پالی رحیم بخش راجپوت نومسلم واعظ اسلام مقدس

خواب کا پورا ہونا

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم -

اخی المکرم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ - میں آپ کو ایک خواب عرض کرتا ہوں۔ جو آج تیسرا دن ہی علی الصبح دیکھا تھا۔ یعنے ایک بالاخانہ پر حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ قرآن شریف پڑھنے والے چلے آؤ۔ اسپر حضرت خلیفۃ المسیح کے ایک شاگرد ہیں طیار ہو رہے ہیں۔ اور میں بھی کہہ رہا ہوں کہ حضرت دُعا کریں۔ کہ مجھے بھی اللہ تعالےٰ کے فضل سے موقعہ ملے۔ یہ خواب میں نے اُسی دن صبح سنا دیا تھا آج آپ کا مضمون قرآن پڑھنے والے صاحبان اور اخبار میں دیکھ کر دلِ جوش خوشی سے بھر گیا۔ کہ وہی لفظ جو خواب میں خدا کا مامور فرماتا ہے۔ ظاہری طور پر حضرت خلیفۃ المسیح کا ارشاد ہوتا ہے۔ جو یہاں سے ایک ہزار میل دُور ہیں۔ میرے واسطے حضرت سے دُعا کرا دیں کہ مجھے بھی اللہ تعالےٰ کے فضل سے توفیق ملے ✣

خداداد — کراچی

تاریخ مسیح موعودؑ

ہمارے بزرگ دوست میاں ہدایت اللہ صاحب احمدی پنجابی ملک الشعراء نے حضرت مسیح و مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تاریخ ولادت اور تاریخ وفات پنجابی اشعار میں لکھی ہے جو شکریہ کے ساتھ ہدیۂ ناظرین ہے ✣

حضرت جناب میرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام کا سن ولادت

آثار محشر کے عدد	آپکی عمر ہلالی کے عدد	آپکی وفات کا سن حضور کے عدد
سنہ ۱۲۵۰ ہجری	۷۶	سنہ ۱۳۲۶ ہجری

جناب کی وفات کی تاریخ

مسیح تصنیف دے موتی پرو کے
گئے تبلیغ کر کے کھلو کے
دستی یادِ خدا بس جاگ سو کے
سُنو تاریخ کہی ہاتف نے جو کہ

عدو مارے ندامت وچ ڈبو کے
دلا نو چہ نیکیاں دا بیج بو کے
دعائیں منگیاں مولیٰ تھیں رو کے
خدا دے مسیح گئے فوت ہو کے ۱۳۲۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ✱ نحمدہ ونصلے علیٰ رسولہ الکریم

نظم

(جو سالانہ جلسہ پر پڑھی گئی) (۲۶ دسمبر ۱۹۱۲ء)

دارالاماں پہ حق نے کرم کی نگاہ کی
پیدا ہوئے جناب مسیح زماں یہاں
دن رات یاں برستے ہیں انوار اسقدر
توپ و تفنگ و فوج کی پروا نہیں جسے
اُٹھتی جدھر نظر ہے چمکتا ہے نور دیں
اسوقت جو بشیر ہے وہ ہے وہی بشیر
خالی کہو نہ جلسہ کو ابن المسیح سے
تشحیذ و بدر و الحکم اس کے خبر رساں
اسلام کا کمال ہے توحید کا عروج
جلسہ کا انعقاد ہے رونق ہے ہر طرف
ہر احمدی کو اوج و ترقی ہو ڈاکٹر

یہ ہے مقامِ امن جگہ ہے پناہ کی
یہ سر زمین ہے آپ کی تعلیم گاہ کی
پڑتی ہے بار بار نظر مہر و ماہ کی
ہاں ہاں یہ تختگاہ ہے اس بادشاہ کی
خورشید کی چمک ہے نہ تنویر ماہ کی
لایا تھا جو قمیص کو کنعاں کے ماہ کی
موجود اس میں یاد ہے اس رشکِ ماہ کی
دیتے بشارتیں ہیں ہمیں حالِ راہ کی
آتی ہے ہر طرف سے صدا لا الٰہ کی
شوکت عیاں ہے دین کی عزت کی جاہ کی
بس یہ دعا ہے سلسلہ کے خیر خواہ کی

آمین

ناچیز دُعا کا طالب محمد حسین عفی عنہ از امرتسر ۲۴ دسمبر ۱۹۱۲ء

سنتیمی نمبر

لاہور کے خالصہ اخبار نے ایک سنتیمی نمبر نکالا ہے۔ جو اول سے آخر تک گورو گوبند سنگھ جی کی تعریف سے ہی بھرا ہوا ہے اکثر کو سکھ قوم کا مذہبی اور پولیٹیکل بانی اور لیڈر ہر رنگ میں دکھایا گیا ہے اور اس فرقہ کے اصل بانی گورو نانک مہاراج کا کہیں ذکر ہی نہیں جسکو سکھ صاحبان معلم کل اور اکال پورکھ کا سچا بھگت کہا کرتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ موجودہ زمانہ کے سکھ صاحبان گورو نانک صاحب کے بچنوں پر چلنے کی بجائے اور لوگوں کے پیچھے پڑ گئے ہیں اور جس طرح مسیح کے بعد پولوس نے ایک نیا مذہب ایجاد کر لیا تھا۔ اور اب یسوعی دراصل پولوسی ہیں عیسائی نہیں۔ ایسا ہی سکھ صاحبان بھی اب نانک کے پیرو نہیں بلکہ گوبند سنگھی کہلانے کے مستحق ہیں۔ ہاں ہم نے ایسے سکھ بھی دیکھے ہیں جو باوا نانک صاحب کے اصل اقوال پر غور کر کے تعصب سے پاک ہیں۔ خدا تعالےٰ سب کو ہدایت دے ✣

ایک مخلص کا خط متعلق حضرت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ✣ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ✣ دست بستہ مریدانہ وخادمانہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضور والا کے ملفوظات جو کلام امیر کے نام سے طبع ہوئے ہیں اُن کو پڑھتا ہوں۔ یا حضور کے درس کے نوٹ مطالعہ کرتا ہوں یا حضور کے جواب جو اکثر اوقات موافق اور مخالف لوگوں کے سوال کرنے پر دیئے جاتے ہیں ان کو دیکھتا ہوں۔ پھر بیماروں کا ملاحظہ فرمانا اور ہر ایک پر خاص طرح پر نظر۔ اندر مستورات کو درس قرآن و حدیث۔ یتامیٰ کی پرورش کا اہتمام۔ نومسلموں کی دلداری۔ ہر ایک محکمہ اور صیغے کی خبر گیری۔ اخباروں یا لوگوں کی زبان سے یا تو [illegible] میں سارے جہان کا حال دریافت کرتے رہنا۔ اور ہمہ وقت اسلام کی ہمدردی کا خیال مدِ نظر رہنا۔ خویش و اقربا۔ اپنے بیگانے۔ غرض سارے جہاں کا گویا [illegible] وار بنے رہنا۔ یاد خدا اسکے اللہ تعالےٰ سے خاص تعلق رکھنا اور لوگوں کو بھی ترغیب دیتے رہنا۔ بلکہ ایک خاص جماعت کو جگا دینا وغیرہ وغیرہ دیکھ کر مجھے [illegible] دل سے جناب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سچا اور پکا یقین اور ایمان حاصل ہوتا ہے اور بے ساختہ درود اُن پر اور اُن کے خلفاء پر پڑھنے کو درد دل سے جی چاہتا ہے۔ اور آپ کے وجود سے چونکہ علم الیقین سے عین الیقین بلکہ حق الیقین تک نوبت [illegible] اختیار حضور والا کے لیئے اور حضور والا کے اصحاب و اولاد و احباب و انصار و مددگار غرض سب کے لیئے دل کی تہ سے دعائیں نکلتی ہیں۔ حضور والا بھی عاجز کے لیئے محض للہ فی اللہ دعا فرمایا کریں ✣ گلاب الدین رہتاسی

کلام امیر

ہماری طرز کے خلاف ہے

کلکتہ کی انجمن معین الاسلام کی طرف سے ایک خط اور اشتہار حضرت خلیفۃ المسیحؑ کی خدمت میں آیا۔ کہ ترکوں کی نئی وزارت کے قائم ہونے پر جس نے یہ اعلان کیا ہے کہ ہم مٹ جائینگے مگر مسلمانوں کی عزت کو ہاتھ سے نہ دینگے۔ ایک جلسہ کیا جائے گا۔ تاکہ اس آخری اور نازک موقعہ پر ہم اپنے دلی خیالات دُنیا پر ظاہر کریں اور نئی جانباز وزارت کا پرجوش خیر مقدم بجا لائیں اور چندہ فراہم کریں۔ وغیرہ۔ یہ جلسہ ہوگا آپ بھی شامل ہوں حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ " یہ ہماری طرز کے خلاف ہے " ✣

مباحثہ کی طیاری

بنگال میں ایک جگہ سے خط آیا کہ مخالفین سے مباحثہ کی تجویز ہے حضرت خلیفۃ المسیح نے مفصلہ ذیل جواب لکھا ✣

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

(۱) لا تتمنوا لقاء اللہ - واسئلوا اللہ العفو

یہ حدیث صحیح کے فقرے ہیں۔ اس پر عمل کرو +

(۲) مباحثہ ہو تو اس کا ابتدا دشمن کی طرف سے ہو قاتلوا فی سبیل اللہ حکم سرکار رب العالمین ہے پرچہ ہو تو پہلے ان کا ہو +

(۳) لاحول کی کثرت رکھو۔ اللھم انا نجعلک فی نحورھم ونعوذ بک من شرورھم۔ جماعت کا ورد ہو +

خشیۃ وخوف صرف اللہ تعالےٰ عزوجل کا رکھو اور بس +

مباحثہ کے واسطے۔ اوّل۔ اجازت حاکم۔ دوم اجازت پولیس و مجسٹریٹ ضروری ہے۔ احمد رضا خاں صاحب وہابیہ کے خطرناک دشمن ہیں۔ عبدالاول صاحب اور ان کا مقابلہ خوب ہے +

اضطراب اور خوف خلق مضر ہے۔ مسلمان ڈپٹی مجسٹریٹ ضرور درمیان آوے۔ تم سب دعاؤں میں لگے رہو۔ ثم اوصیک بتقوی اللہ فقد [illegible] ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون +

نورالدین ۲۴ جنوری ۱۳ء

بی بی سے بہرحال نیک سلوک کرو

ایک صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں لکھا کہ میں نے جو شادی کی ہے۔ اس بی بی میں کئی ایک نقص ہیں۔ حضرت صاحب نے جواب میں فرمایا:۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(۱) آپ نے خود۔ بدوں استخارہ خلاف حکم الٰہی نکاح کیا۔ مخلوق سے ڈر گئے۔ اس میں کس کا قصور ہے +

(۲) اب علاج قرآن کریم میں ارشاد ہے فان کرھتموھن فعسیٰ ان تکرھوا شیئا ویجعل اللہ فیہ خیرا کثیرا +

اور اسکے پہلے ہے عاشروھن بالمعروف مطلب یہ ہے عورت اگر مکروہ ہے تو اس سے نیک سلوک کرتے رہو۔ اس کا نعم البدل ہم دینگے +

یہ اللہ تعالےٰ قادر کریم کا وعدہ ہے۔ پس آپ گھبرائیں نہیں۔ نیک سلوک بی بی سے کرنا ضروری ہے سلوک کرتے جاؤ۔ تھکو نہیں۔ اور ہرگز نہ تھکو۔ اس کے رشتہ دار شیعہ ہیں تو ہوا کریں۔ ان سے کیا تعلق ہے +

آپ خلجان اور فکر نہ کریں۔ خود کردہ را چہ علاج۔ بہرحال آپ کا قصور ہے۔ اس لئے آپ توبہ۔ استغفار لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین سے کام لیں۔ اللہ تعالےٰ سے امداد ہوگی۔ آپ جلدی نہ کرو اور ہرگز نہ کرو۔ یہ ہے میرا مشورہ۔ اس کو مان لو۔

نورالدین ۲۴ جنوری ۱۳ء

محمد بریل

محمد بریل ہندی کا خط پیش ہوا۔ فرمایا بڑے مخلص آدمی ہیں۔ خدا انہیں کامیاب کرے +

ولایت میں اشاعت

اخبار لائٹ لنڈن میں جو خواجہ صاحب کا مضمون چھپا ہے اس کا ترجمہ حضرت کی خدمت میں سنایا گیا فرمایا خوب ہے +

تاریخ اسلام

[illegible] نے رسائل جو [illegible] مرحوم نے لکھے ہیں اور اب ان کے برادر زادے شائع کرتے ہیں۔ اسکے دو تازہ پرچے پیش ہوئے۔ پڑھ کر فرمایا۔ خوب لکھتا ہے مجھے بڑی پسند ہے۔ اس رسالہ کے آتے ہی کے وقت جب ہاتھ میں لیتا ہوں تو جب تک سارا پڑھ نہ لوں صبر نہیں آتا +

خدا بچاتا ہے

درس کو جاتے ہوئے ایک چھوٹا سا لڑکا نہایت میلا اور گندے کپڑے پہنے ہوئے کوچہ میں دیکھا۔ فرمایا۔ ہائی جین والے تو تم کو کہینگے کہ ابھی مر جائے گا۔ لیکن خدا ہی بچاتا ہے +

غریب پرور

ایک شخص نے دریافت کیا کہ اپنے افسر کو غریب پرور سلامت لکھنا جائز ہے یا نہیں۔ فرمایا۔ اسمیں کیا دقت ہے۔ اُمرا غربا کی پرورش کرتے ہی ہیں +

مسجد میں جوتا

مسجد مبارک کے خادم نے عرض کیا کہ بعض لوگ اپنے جوتے تک کرکے مسجد کے اندر لا رکھتے ہیں اُن کو روکا جائے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا۔ جوتا پہن کر نماز پڑھ لینا بھی جائز ہے۔ تو میں لوگوں کو کس طرح سے روکوں۔ باہر رکھنے سے تو لوگ چرا بھی لے جاتے ہیں +

دُعا میں عاجزی چاہیئے

فرمایا۔ دُعا کرانے کے واسطے جو درخواستیں آیا کرتی ہیں۔ ان میں بعض دفعہ لوگ اپنے دوستوں بزرگوں کے نام بڑے بڑے لمبے لمبے لکھ دیتے ہیں کہ ان کے لئے دُعا کی جائے۔ مثلاً ایک لڑکے نے لکھا کہ جناب محمد اکبر شاہ خاں صاحب کے واسطے دعا کی جائے۔ یہ ٹھیک نہیں۔ دُعا کے وقت ہر طرح سے عاجزی کا رنگ اختیار کیا جائے۔ یہ نہیں [illegible] دُعا میں ایسا ہی کہا کہ اے خدا تو جانتا ہے کہ اس کا نام کیا ہے +

ایسا ہی بعض لوگ بی بی صاحبہ کے متعلق لکھ دیتے ہیں کہ حضرت ام المومنین کے لئے دُعا کی جائے۔ تب میں دُعا کرتا ہوں۔ کہ خدا اُسکی اولاد کو نیک بنا دوے۔ تاکہ اس کا یہ نام سچا ہو +

مغالطے کس طرح لگتے ہیں

فرمایا۔ ایک طب کی کتاب میں میں نے لکھا ہوا دیکھا کہ یہ نسخہ حضرت جبریل علیہ السلام حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے عرش پر سے لایا تھا۔ میں متعجب ہوا۔ نسخہ بھی معمولی تھا جب تحقیقات کی گئی اور پرانی کتابوں کا مطالعہ کیا گیا آخیر میں اصل حقیقت یہ کھلی کہ جبریل ایک یہودی طبیب تھا جو ایک اسلامی بادشاہ محمد نام کا معالج تھا اُس نے اپنے بادشاہ کے واسطے یہ نسخہ تجویز کیا تھا۔ جو کسی طب کی کتاب میں درج ہوا۔ اور تخت شاہی کے واسطے عرش کا لفظ بھی استعمال کیا جاتا تھا۔ غرض یہ سب الفاظ اُس نسخہ میں موجود تھے۔ بعد میں کسی نے جب اُس کتاب کی نقل کی۔ تو معلوم ہوا۔ کہ ان الفاظ کو دیکھ کر اُس نے غلطی کھائی اور خیال کیا کہ کاتب نے لکھنے میں طریق ادب اختیار نہیں کیا۔ اُس نے حضرت اور علیہ السلام کے لفظ بڑھا دیئے اس طرح بات کہیں کی کہیں چلی گئی +

نصیحت

اہلیہ صاحبہ ملک کرم الٰہی کو حضرت خلیفۃ المسیح نے مفصلہ ذیل الفاظ نصیحت کے لکھ دیئے + "جو کام کرو۔ اسمیں یہ خیال کر لیا کرو۔ میرا رب اسمیں راضی ہے یا ہوگا یا نہیں۔ اور دُعاؤں کی عادت ڈالو"

ہم کعبۃ اللہ میں دعا کی قدر کرتے ہیں

ایک شخص نے حضرت خلیفۃ المسیح کو لکھا کہ مجھے آپکی جماعت کے ایک آدمی کی کسی بات سے معلوم ہوا کہ احمدی لوگ مرزا صاحب کو حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے برابر جانتے ہیں اور کعبۃ اللہ میں دُعا کرنے کی قدر ان کو نہیں اس واسطے میں آپکی بیعت سے علیحدہ ہوتا ہوں حضرت نے جو جواب اُس کے خط کا لکھوایا - وہ فائدہ عام کے واسطے درج اخبار کیا جاتا ہے +

ہمارا کبھی وہم وگمان بھی نہیں ہوا - اور نہ کبھی ہمارے خیال اور اعتقاد میں آیا ہے کہ معاذ اللہ حضرت صاحب حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برابر ہیں - حضرت صاحب تو یہ فرماتے ہیں کہ

بعد از خدا بعشق محمدؐ مخمرم

وہ تو خادم دین رسول اللہ ہیں - اور نام غلام احمد ہے - اور اس قرآن اور شریعت کے جو آنحضرت لائے ہیں - تابعدار اور سچے فرمانبردار ہیں - اور نہ کسی اور احمدی کا یہ عقیدہ ہے - معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے کسی ناواقف یا کسی مخالف سے باتیں سُنکر ایسا سمجھا اور لکھ دیا کہ میں بیعت سے علیحدہ ہوں - اس بات کی تو ہم کو کوئی پروا نہیں کہ کوئی ہمارا مرید بنے **اگر کوئی بیعت کرے تو اپنے لئے اور سچ کے لئے کرے نہ ہمارے لئے** - ہاں ہم اظہار حق کے لئے یہ بات کہتے ہیں اور اخبار میں بھی چھپوا دیتے ہیں کہ آپ اور سب لوگ جان لیں اور یقین کریں کہ نہ ہمارا نہ کسی احمدی کا یہ عقیدہ ہے کہ معاذ اللہ حضرت مرزا صاحب حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر ہیں - بلکہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سچے فرمانبردار اور تابعدار اور خادم ہیں - احمدیوں اور غیر احمدیوں میں جو فرق ہے اس کے متعلق ایک رسالہ ارسال ہے جو ابھی چھپا ہے - ہماری ناراضگی کی وجہ بھی یہی تھی کہ آپ نے کسی ناواقف سے کچھ سُنا اور ایسا ایسا لکھ دیا +

کعبۃ اللہ میں دُعا کے متعلق جو آپ نے لکھا ہے **ہم کعبۃ اللہ میں دُعا کرنے اور کرانے کی قدر آپ سے زیادہ کرتے ہیں** - وہاں کی دُعائیں بہت قبول ہوتی ہیں - حضرت مرزا صاحب نے ایک دعائیہ مضمون لکھ کر کاتب خط ہذا کے والد حاجی منشی احمد خاں صاحب کو دیا تھا کہ بیت اللہ میں جاکر یہ دعا ہمارے لئے کرنا - حاجی صاحب موصوف وہ خط امانتاً اپنے ساتھ لے گئے اور عرفات میں جاکر وہ دُعا کی کاتب خط ہذا بھی انکے ساتھ موجود تھے جسوقت وہ دعائیہ خط پڑھا گیا اور دُعا کی گئی +

ہمارے دوست حج کو جاتے ہیں اور اب بھی گئے ہوئے ہیں - میر ناصر نواب صاحب - حضرت صاحب کے خسر اور میاں محمود احمد آپ کے بیٹے بھی گئے ہیں ان کا بڑا کام دُعا ہی ہے - وہاں انھوں نے دُعائیں بھی کیں ہیں - ہم بیت اللہ میں اور حج میں دُعا کی بہت قدر کرتے ہیں + والسلام ۲۷- نومبر ۱۲ء

افتخار احمد از قادیان

بفضل اللہ تعالےٰ میں اُس وقت جبکہ میرے والد عرفات کے میدان میں حضرت صاحب کے اس حکم کی ادائگی کے لئے کھڑے ہوئے اور دُعا مانگنی شروع کی موجود تھا میرے والد دُعا کے الفاظ کہتے جاتے تھے اور ہم بیسیوں قریب جو آدمی ان کے ساتھ حج کو گئے تھے آمین کہتے جاتے تھے - والسلام - افتخار احمد +

ایلو ! یسوع جی اُٹھا

یسوع کے پرستاروں کے لئے یہ نوروز کیسا ہی مبارک ہوا ہے کہ اس میں انھیں ایک ایسا مژدۂ جانفزا سُنایا گیا ہے جسکے لئے اُن کی رُوحیں تڑپ رہی تھیں اور کتنی پُشتوں سے وہ خانقاہوں کے گوشوں میں بیٹھے ہوئے انتظار کشی کی صعوبتیں اُٹھا رہے تھے - اس خوشخبری کو ایک رسالہ موسومہ بہ "وہ (یسوع) جی اُٹھا" لیکر لوگوں کے گھروں میں پہنچا ہے - جو شہر پیرس دارالخلافہ فرانس سے شائع ہوتا ہے +

یوں تو فرانس یسوع کی خدائی چھوڑ خدا کی خدائی سے منکر بنا ہوا ہے - لیکن عیاشی کے سامانوں کے لئے وہ آج ساری دُنیا سے فوقیت لے گیا ہوا ہے کہ اُسے عروس دُنیا کہا جاتا ہے - یسوع بھی نازنینوں کے شکار کرنے میں پکے کھلاری تھے اور حُسن کی دیویوں کے انتخاب کرنے میں ماہر کامل تھے - مگدلیہ اور راخت لعزر جیسی ہمشیر حسینوں کے ساتھ بے تکلفی سے رہنے کے تجربہ کار تھے اور نامحرموں کو تیل ملوانے کے **بہانے سے پیار کرنے** کے مشاق تھے - اسی تمنا میں اتنے عرصے سے دم گھونٹ کر کہیں پڑے ہوئے تھے کہ جب کبھی عروس زرنگار اپنے آپ سے آنکھیں اُٹھا کر مجھے بلائے گی تو میں جب ہی اُٹھوں گا - ورنہ نہیں - آخر وہ اپنے بڑے کے پختہ نکلے اور عروس دُنیا ہی کو ہارنا پڑا کہ اسکی دل بہلانے اور جان بخشنے والی پری زادوں نے یسوع جی کو دو ہزار سال کی مفروضہ موت سے جلایا - اور اسی کی عیاشیوں کے سامانوں میں کمال طیاریوں نے اُس کی مُردہ جان میں جان ڈالی - وہاں تکلفات اور آرائشات میں مشہور و معروف ایک **ہوٹل** ہے جس کا نام نفری کنگ ہے - یسوع جی اُس میں رونق افروز ہیں - اُن کے پرستاروں نے جب یہ خوشخبری پڑھی تو اُس کی محبت نے جوش مارا - اور لگے سرگرمی سے ڈھونڈنے - ایک اخبار نویس اور چند صاحبوں کو اُن سے ملاقات اور گفتگو کی عزت بھی حاصل ہوگئی - اخباروں میں اُنکی گفتگوئیں مختلف طور پر شائع بھی ہوگئیں +

اپنے رب یسوع کی زیارت کے مشتاق جوق در جوق ہوٹل مذکور کیطرف محشور ہونے شروع ہوگئے - شام کو اس قدر اژدہام جمع ہوگیا کہ تل رکھنے کو جگہ نہ ملتی تھی - پولیس انتظام سے عاجز اور ماندہ ہوکر انتظام چھوڑ بیٹھی +

اتنے میں خداوند یسوع جی نے **ہوٹل کی اوپر کی چھت** پر کے ایک دریچے سے چہرہ دکھایا - لوگ اسی طرف سے زیارت کرتے ہوئے گذرنے شروع ہوگئے - اور کئی گھنٹے بیچارے **تھکے ہوئے یسوع جی** کو وہاں **ٹھیرنا پڑا** - پھر جب طاقت نے جواب دیا تو اندر چلے گئے اور بہت لوگ زیارت سے محروم رہ گئے +

یہ خبر سارے یورپ اور امریکہ میں گونج اُٹھی اور زائرین کمربستہ ہوکر اس طرف اُمڈ پڑے اور مشہور اخبارات نے **چار ہزار پونڈ** اس خبر کی تغلیط کے ثبوت کے لئے انعام شائع کیا ہے +

ادھر مسلمان مہدی و مسیح موعود کے منتظر بیٹھے ہیں اور وہ بھی ایسی قریب انتظاری میں راہ تاک کر یہ کہہ رہے ہے

ہیں کہ وہ آیا - وہ آیا +

ہم ان خبروں اور خیالوں کی صحت اور عدم صحت کے متعلق کوئی بحث اس جگہ کرنا نہیں چاہیئے - ہم یہ بات دیکھتے ہیں کہ مسیح اور مہدی کی آمد کے متعلق لوگوں میں ایسا جذب کسی ارضی اور سفلی سبب سے نہیں بلکہ یہ ایک آسمانی ہوا ہے جس نے دماغوں کو معمور کر دیا ہے - یہ امر بہت سوچنے اور سمجھنے کے قابل ہے کہ اس سے پہلے زمانے کے کئی مراحل گذرے اور کئی دَور ہوئے - لیکن مہدی اور مسیح کی آمد پر جذبات اور خیالات قلوب کبھی ایسی طرح متفق نہ ہوئے - اب اس زمانۂ خاص میں اس خصوصیت کی وجہ کیا ہے - اسکی وجہ یہی ہے کہ یہ مہدی اور مسیح کا زمانہ ہے - اور یہ امر کہ اُس کا نزول اجلال کس طرح ہوا - اس کا جواب یہی ہے کہ اُسی طرح ہوا جس طرح پیشگوئیوں کے صحیح مفہوم سے ظاہر ہے - فرضی خیالات اور غلط عقائد نہ غلطی کو ثابت کر سکتے ہیں اور نہ ہی امر حق کو چھپا سکتے ہیں +

اصل موعود اپنے تمام نشانات کے ساتھ قادیان میں بلباس مرزا غلام احمد

صاحب نازل ہو چکا - آسمان **اور زمین** نے اُس کی تصدیق میں گواہی دی - زمانے کے **تغیرات حوادث ارضی** وسماوی آثار مختصہ زمانہ مہدی و مسیح سب کے سب ظاہر و باہر ہو چکے +

اب تو نہ کسی خونی مہدی کے آنے کی گنجایش ہے اور نہ ناصری یسوع کے لئے جگہ خالی ہے +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم + نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

عربی بولنے والے ممالک کو تبلیغ

اہمیت فرائض تبلیغ سلسلہ حقہ سے ہمارے احباب اچھی طرح واقف ہیں - جبکہ یہ ایک یقینی بات ہے کہ اب دُنیا پر بھی ایک مقدس سلسلہ منزل برکات وفیوض الٰہیہ ہوگا اور اسی چشمہ سے روحانی پیاسوں کی پیاس بجھے گی اور یہی مرجع انام ہوگا تو پھر دُنیا کے تمام ممالک احمدی قوم کی مساعی تبلیغ کے جولانگاہ ہیں - اور خود حضور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تمام اکناف عالم تک آواز پہنچا کر اپنی قوم کو تمام دُنیا میں حقانیت سلسلہ کو پہنچانے کے فرض سے آگاہ کر دیا - اُن کے بعد تبلیغ کے کام سے بیکار بیٹھنا گناہ ہے - اس میں شک نہیں کہ جہاں کہیں احمدی قوم پھیلی ہوئی ہے - وہ اس تگاپو میں لگی ہوئی ہے - اور انگریزی داں ملکوں کے لئے ریویو آف ریلیجنز کام کر رہا ہے +

لیکن اسلامی ملکوں میں جہاں عربی زبان بولی اور سمجھی جاتی ہے سلسلہ تبلیغ کی بہت ضرورت ہے - ہمارے مکرم صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب اور دیگر مقتدر لوگ جو بعض ممالک اسلامیہ سے حال میں واپس تشریف لائے ہیں + اور وہ فرماتے ہیں کہ ان ملکوں میں قبولیت کی استعداد بہت ہے اور تبلیغ کی بہت اشد ضرورت ہے - اور موجودہ پولیٹیکل الجھنوں نے اُن کی طبائع میں آمد مہدی کے جوش کو معمور کر کے ہمارے کام کی بہت ساری منزلوں کو طے کر دیا ہے - اب تو اُن کے خونی مہدی کی آمد کے عقیدے کو دُور کر کے سچے مسیح موعود کو پیش کرنا باقی ہے - اور یہ زمانہ احمدی قوم پر اس فرض کو زور کے ساتھ ڈال رہا ہے اس لئے بدرؔ نے اس خدمت کو نبھانے اور اُس میں افراد قوم کو شریک ثواب کرنے کے لئے ایک چوصفحہ ضمیمہ بزبان عربی جاری کرنا تجویز کیا ہے - اس میں فصیح عربی زبان میں مضامین سلسلہ درج ہوا کرینگے اور ترجمہ اُردو بھی ساتھ ہوگا - اور قیمت صرف دو روپے (عہ) سالیانہ مقرر کی گئی ہے اس کی ادارت کے لئے حضرت علامہ بے عدیل فاضل نبیل سید عبد المحی عرب مولوی فاضل کی خدمات کو حاصل کیا گیا ہے جنکی قابلیت زباندانی اور علوم سلسلہ سے مہارت مسلم ہے +

مصر - حجاز - بغداد - مراکش - اور عربستان علاقہ ایران سے پتے حاصل کر لئے گئے ہیں - اب بات صرف اتنی ہے کہ آپ لوگ بذل اموال سے اس کام کی طرف متوجہ ہوں اور اس کو بلادِ عربیہ میں جاری کرائیں - ایک ہزار درخواستوں کے آنے پر رسالہ جاری کر دیا جائے گا - پہلا پرچہ سب صاحبان کے نام وی پی کیا جائے گا - اور عربی ضمیمہ ان کیطرف سے ان ملکوں میں روانہ کیا جائے گا - یا وہ چاہیں تو خود منگوا کر اور پڑھ کر کسی ملک کو روانہ کر دیویں +

انعام

حضرت صاحبزادہ حاجی میاں محمود احمد صاحب کے سفر حج پر جانے کے وقت جلسۂ الوداع میں جن لڑکوں نے اپنی نظمیں کہی تھیں - ان میں سے ایک ایک لڑکے کا نام احمد بخش ہے اور اسکی نظم کا ایک شعر یہ تھا ؎

جس مقدس باپ کے بیٹے ہو تم
ہم بھی اُس کے باغ کی ہیں کیاریاں

اس لڑکے کو جماعت گلگت کے احمدی برادران مولوی غلام محمد صاحب نے عہ اور مولوی نور محمد صاحب نے مبلغ ایک روپیہ (عہ) (کل تین روپے) انعام دیا ہے -

فجزاہما اللہ الخیر

نماز کس واسطے پڑھی جاتی ہے

ایک صاحب نے حضرت کیخدمت میں خط لکھا کہ مجھے نماز میں لذت نہیں آتی - حضرت نے جواب میں فرمایا - نماز ایک حکم ہے اسکی تعمیل ضروری ہے لذت حاصل کرنے کے لئے نہیں - بلکہ فرمانبرداری کے واسطے - اگر لذت والی شے ہوتی تو ہر ایک اس کو کرتا اور لذت لینے کے لئے کرتا - پھر ثواب کہاں سے حاصل ہوتا - ارشاد الٰہی کی تعمیل انسان کے واسطے ضروری ہے - مالک راضی ہو گیا - تو سارے جہان کے نفعے اس میں آجاتے ہیں +

حمید مجید

مُلک بہار میں دو بھائی ہیں - مولوی عبد الحمید صاحب و مولوی عبد المجید صاحب - اس علاقہ میں حضرت مرزا صاحب کے متعلق شور و شغب اُٹھنے پر ان ہر دو برادران کے درمیان سلسلہ احمدیہ کے متعلق خط و کتابت کا ایک نتیجہ ایک چھوٹے سے رسالہ کی صورت میں چھپا ہے - جو قابل دید ہے - اس رسالہ کے پڑھنے سے معلوم ہو سکتا ہے - کہ ایک منصف مزاج غیر احمدی احمدی اور غیر احمدی مسلمانوں کی پوزیشن پر کس طرح عادلانہ رائے زنی کر سکتا ہے - یہ رسالہ غیر احمدیوں کے درمیان کثرت سے پھیلانا چاہیئے - مفصلہ ذیل پتہ پر صرف خرچ ڈاک بھیجنے سے مفت مل سکتا ہے +

جناب مولوی عبد الحمید صاحب بی اے - بی ایل - وکیل - محلہ تاتار پور

سردار سمند سنگھ صاحب

ناظرین بدر سردار سمند سنگھ صاحب کے نام نامی سے واقف ہیں۔ جن کا ذکر خیر پہلے اخبار میں ہو چکا ہے۔ سردار صاحب موصوف سکھوں میں سے ترقی یافتہ خیالات کے آدمی ہیں۔ قادیان آتے ہیں تو لنگر میں کھانا کھایا کرتے ہیں اور حضرت مرزا صاحب کی صداقت کو تسلیم کرتے ہیں اگرچہ ایک آریہ اخبار نے بدر میں ایک دفعہ ان کا ذکر پڑھ کر انھیں مجنون کہا۔ مگر جب آریہ مت کے بانی نے سکھوں کے بزرگ قابلِ عزت باوا نانک صاحب کو مورکھ کا خطاب دیا تو ضرور ہے کہ اس کے نقش قدم آریہ صاحبان چلیں۔ اس واسطے سردار صاحب کو آریاؤں کی بابت پر ناراض نہیں ہونا چاہیئے۔ ہم سردار صاحب کی تازہ تصنیف میں سے جو انھوں نے ابتدائے فروری ۱۳ء میں حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں پیش کی۔ چند اشعار بطور اقتباس ہدیہ ناظرین کرتے ہیں ✦

جانی در لا فقیر سادھ ارجان ورلے سنت
سوئی پچھانے معرفت جس من کیا اکنت
دین پیغام تنہاں ملک نت چت میں جنہاں رسول
پھڑن فرعونی خلق نون عارف نکالین بھول
سمند سنگھ بھجنگی پال داس کہن مولوی نور
دین محمدی قائم کر کافروں سے لئو قصور

اس رقم کا مالک کون ہے؟

کسی صاحب کا ایک منی آرڈر مبلغ ۸؍ کا دفتر بدر میں وصول ہوا ہے۔ فرستندہ نے کوپن پر اپنا نام نہیں لکھا اور یہاں محرر کو اوپر سے نقل کرنا بھول گیا ہے اب رقم کس کے نام جمع کیجاے تفصیل رقم یہ ہے:۔

۷ ماہ کا چندہ	۱۲؍	عمارت فنڈ	۱۴؍
عید فنڈ	۲؍	میزان	۸؍

رقم دفتر محاسب میں جمع کرادیگئی ہے ✦

خطباتِ نور

بابو عبد الحمید صاحب لکھتے ہیں۔ میں نے خطبات نور کی نسبت ایک خواب دیکھا۔ جو بہت ہی مبارک خواب ہے۔ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے گھر واقعہ سیالکوٹ تشریف لائے۔ اور میری والدہ سے خطبات کی تالیف پر بہت ہی اظہار مسرت فرمایا مجھے طلب فرمایا۔ لیکن میں اسوقت گھر پر نہ تھا جب میں گھر گیا تو والدہ صاحبہ نے حضور پُرنور کا تشریف شریف لانا اور اظہارِ خوشنودی فرمانے کا ذکر مجھ سے کیا۔ فالحمد للہ)

بابو عبد الحمید صاحب کو اللہ تعالے جزائے خیر دے کہ انھوں نے خطباتِ نور کا حصہ دوم بھی چھاپ کر شائع کر دیا ہے۔ حجم ۲۶۰ صفحہ ہے اور قیمت صرف ۱۰؍ فی نسخہ۔ قیمت حصہ اوّل ۸؍ رہے۔ ہر دو کے اکٹھے خریدار سے ۱؍ روپیہ ✦ ملنے کا پتہ

بدر ایجنسی قادیان۔ ضلع گورداسپور

اصلی ممیرہ

جو ہمارے ایک دوست نے بڑی محنت سے حاصل کیا ہے۔ قیمت پانچروپے فی تولہ دفتر بدر سے مل سکتا ہے ¼ تولہ سے کم نہ بھیجا جاوے گا۔ قیمت ¼ تولہ کی ۱؎ علاوہ محصول ڈاک ہوگی۔ اسکی تعریف میں سندھ اور آسام سے خط آئے ہیں۔ تھوڑا سا ہے جسے ضرورت ہے جلد منگوالے ✦

الخطبہ

برادر عظیم شاہ صاحب احمدی ملازم کوٹھی نواب صاحب بہاولپور مزنگ لاہور اپنے فرزند عبد الغنی احمدی کے واسطے ناطے کے خواہاں ہیں۔ غیر احمدیوں نے بسبب ان کے احمدی ہونے کے ناطہ توڑ دیا ہے۔ لڑکا ۲۰؍ ماہوار کا ملازم ہے اور جلد ترقی کرنے والا۔ شریف اور نیک چلن ہے عمر ۲۰ سال ہے مزید حالات برادر موصوف سے مذکورہ بالا پتے پر ہو سکتے ہیں

ڈاک ولایت

لنڈن کے رسالہ امریکن ٹائمز بابت دسمبر جنوری ۱۳ء میں حضرت خواجہ کمال الدین صاحب کے دو پُرمطلب فصیح مضامین شائع ہوئے ہیں جنکو پڑھ کر یہ خوشی حاصل ہوتی ہے کہ ہمارے مکرم دوست نے اپنے خیالات کی عمدگی سے ظاہر کرنے کے لئے انگریزی زبان میں قابل تعریف مہارت حاصل کر لی ہے۔ اور اس بارے میں ان کی ترقی روز افزوں ہے۔ پہلا مضمون صلیب و ہلال کے مقابلہ پر ہے۔ کیونکہ اگرچہ ہلال اہل اسلام کے واسطے کوئی مستند مذہبی نشان نہیں تاہم بسبب اس کے کہ وہ ترکی جھنڈے کا خاص رکن ہے۔ مغربی دُنیا میں ہلالی نشان کو اسلام کا اسی طرح مترادف سمجھا جاتا ہے۔ جیسا کہ صلیب کا عیسائیت کو اس مضمون میں خواجہ صاحب موصوف نے ان تعدیوں اور مظالم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جو بعض یوروپین اقوام کے ہاتھوں ترکوں پر وارد ہو رہے ہیں سلاطین یورپ اور بالخصوص حکومت برطانیہ کو اس خطرے سے آگاہ کرنے کی کوشش کی ہے جو مسلمانوں کے مذہبی احساس کے بھڑکنے اور اسلامی برادری کے جوش میں آنے سے دُنیا میں پیدا ہو سکتا ہے۔ اگرچہ ترکوں پر جو کچھ زوال وارد ہو رہا ہے۔ وہ اُن کے اپنے ہی شامتِ اعمال کا نتیجہ ہے تاہم ان کی گناہ گاری سے اُن کے ظالم ہمسائیوں کو دستِ تعدی دراز کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس زمانہ میں مسلمان ایسے بے خبر نہیں ہیں کہ آئے دن جو سلطنتیں مسلمانوں کے ہاتھوں سے چھینی جا رہی ہیں۔ ان کی ان کو اطلاع نہ ہو۔ ان کا اثر ان کے دلوں پر نہ پڑتا ✦

خواجہ صاحب لکھتے ہیں کہ واقعات آئندہ کے متعلق میں چند قیاسات پیش کرنے کی جرأت کرتا ہوں۔ ترکوں کو قسطنطنیہ سے خارج کر دینے کے بعد عیسائیت کے مقام پیدایش کو عیسائی حکومت کے ماتحت لانے کے بہانے سے ایشیاء کوچک پر حملہ کیا جا سکے گا۔ اُسکے بعد جنوبی امریکہ کے الحاق اور مکہ و مدینہ پر قبضہ کیا جائیگا تاکہ حجاج کے لئے صحت و صفائی کا کافی انتظام ہو سکے ہاں یسوعی یورپ کے حسن خلق کا تقاضا ہوگا کہ مسلمانوں کی

مذہبی لیڈری کے واسطے ایک نیا خلیفہ غالبًا بلند پروا[ز] خدیو مقرر کیا جائے۔ اور بالآخر بغداد ریلوے یورپین طاقتوں کے واسطے کتے کی ہڈی ثابت ہو کر روئے زمین کو انسانی خون اور نعشوں کے ساتھ پر کر دیا جائے گا۔ جسکی بدبو سے کرۂ ارض ناپاک ہو کر ایسے زور کی وبا پھیلائیگا کہ یوروپین حرص کا جبریہ خاتمہ ہو جائیگا۔

یورپ کے لوگ اِس پیشگوئی پر خوش ہیں۔ کہ قسطنطنیہ میں پھر یسوعی حکومت قائم ہو جائے لیکن اہل اسلام بھی اپنی روایات میں ایک پیشگوئی رکھتے ہیں کہ مسلمانوں کی اس تباہی کے بعد پھر عیسائیوں کی تباہی اور اسلام کا غلبہ ہونے والا ہے۔ ان پیشگوئیوں کی معقول تاویل و تعبیر کچھ ہی ہو اس میں شک نہیں کہ اہلِ مشرق پر ان کا بڑا اثر ہے۔

حضرت مرزا غلام احمد صاحب اور سر سید احمد صاحب کی کوششوں کا شکریہ ہے کہ اہلِ ہند کے مسلمانوں کے دلوں سے گورنمنٹ برطانیہ کے خلاف جہاد کے خیالات دُور ہو چکے ہیں۔ اور ہند کے مسلمان حکومت برطانیہ کے مخلص خیر خواہ ہیں اور اُسے اپنے لئے ایک برکت یقین کرتے ہیں لیکن مجھے خوف ہے کہ سر جارج کیبل نے بارہ سال کی محنت میں سرحد کی جن شورہ پشت اقوام کو اپنا دوست بنایا تھا۔ وہ اقوام گذشتہ بارہ ماہ سے جو واقعات سُن رہی ہیں مبادا اُسے کیبل کا تمام کیا کرایا بے کار ہو جائے۔

یسوع کی خدائی

خواجہ صاحب کا دوسرا مضمون یسوع کے متعلق ہے جس میں یسوع کے مسلمہ حالات مندرجہ اناجیل اربعہ سے یہ ثابت کیا ہے کہ وہ شخص خدائی یا انسانیت کا کامل نمونہ نہیں ہو سکتا۔ اِس مضمون میں خواجہ صاحب نے یسوع کی زندگی اور اُسکے متعلق اعتقادات کے تمام پہلوؤں پر مفصل بحث کی ہے۔ اور ہنوز مضمون جاری ہے جو کسی اگلے پرچے میں شائد ختم ہو۔ ہم امید کرتے ہیں۔ کہ یسوعی دُنیا کے واسطے یہ مضمون بہت سی نئی روشنی میں انہیں لانے کا ذریعہ ہوگا۔

خواجہ صاحب نے اس مضمون میں کیا خوب فرمایا ہے کہ خدا کا جلال اس امر میں ظاہر نہیں ہو سکتا کہ وہ انسانی جامہ پہنے ہوئے اپنے دشمنوں کے سامنے ہلاک ہو جائے۔ بلکہ جلال تو اس بات میں ظاہر ہو سکتا ہے اُسکے دشمن اسکے سامنے ہلاک ہو جائیں۔ پھر خواجہ صاحب فرماتے ہیں کہ مغربی لوگوں کی نسبت ہندو فلاسفر نے الوہیت کا بہت زیادہ شاندار خیال پیدا کیا ہے۔ اگر خدا نے ایک بار کسی گھڑی میں انسانی جامہ پہنا تھا تو وہ نصف درجن سے زیادہ دفعہ برہمنوں کی زمین پر جنم لے چکا ہے۔ بیشک دُنیا میں گناہوں کی کثرت ہی ہمیشہ اُسکے اوتار لینے کا سبب بنتی ہے۔ مگر ہند میں جب کبھی اُس نے اوتار لیا۔ شریروں کو ہلاک کیا اور سچائی کی سلطنت قائم کی۔ برخلاف اسکے گلیل میں جنم لے کر وہ خود ہی بے بسی کے ساتھ شریروں کا شکار ہو گیا۔ قدرتًا کامیابی کا جنم شاندار معلوم ہوتا ہے۔ لیکن مسکینی سے بھری ہوئی خاموش نرم دلی بھی ضرور قابل توجہ ہے۔ میری رائے میں ہر دو ظہور اپنے اندر کچھ نقص رکھتے ہیں۔ اور کامل ظہور وہ ہے جس میں ہر دو قسم کے اخلاق کا نمونہ موجود ہو۔ اُسے ایسے وقت میں آنا چاہیئے جبکہ گناہ حد سے بڑھا ہُوا ہو۔ یہ ضرور ہے کہ وہ مسیح کی طرح حلیم ہو مگر یہ بھی ضرور ہے کہ وہ کرشن کی طرح صداقت کی حمایت کرے اور راما کی طرح فتحمند ہو۔ انسان میں اسی خدائی کے ظہور کی ضرورت ہے۔ اور اگر یہ ممکن ہے کہ الوہیت کا انکشاف کسی انسان میں ہو سکتا ہے تو وہ انسان صرف **محمد** ہے۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جن میں وہ تمام صفات ظاہر ہوئی ہیں۔

اسی مضمون کے آخر میں خواجہ صاحب نے اعلان کیا ہے کہ جو شخص اسلام کے متعلق کچھ دریافت کرنا چاہے۔ وہ انکے ساتھ خط و کتابت کر سکتا ہے۔

جھٹکے کا فتنہ

ہمارے آریہ اہل وطن آئے دن مسلمانوں کے ساتھ اختلاف بڑھانے کے واسطے نئے جھگڑے اُٹھانے میں ساعی رہتے ہیں۔ اور آجکل خصوصیت سے جھٹکے اور حلال کا سوال ہر جگہ اُٹھایا جا رہا ہے۔ ہندو پریس نے تو یہ ٹھیکہ ہی اُٹھا رکھا ہے کہ ہر سلگتی آگ پر تیل ڈالتا رہے۔ جو خاموش ہو وہ بھی جوش میں آوے اور ہر بات کا تنگڑ بنا کر کھڑا کر دیا جائے۔ ساری عمر دیانند مہاراج بتوں کے کھنڈن کے پیچھے پڑے رہے اور اُن کے پیرو آریہ بھی اونچے چبوتروں پر چڑھ کر بلند آوازوں سے بُت پرستی کے حامی برہمنوں کو کوسنے اور گالیاں سُنانے میں نعرے لگاتے رہے۔ لیکن جب امرتسر کے سنہری مندروں سے بتوں کے اُٹھانے کا مسئلہ پیش ہُوا۔ تو خود آریہ صاحبان ہی اسکے مخالف ہو گئے گویا کہ سب سے بڑے بتوں کے پجاری وہ آپ ہی تھے حالانکہ وہ معاملہ صرف سکھوں اور سناتنیوں کے درمیان تھا۔ ایسا ہی اب جبکہ جھٹکے کا سوال اُٹھا ہے جو سکھوں اور مسلمانوں کے درمیان ہے تو تمام آریہ ہندو سکھوں کے ساتھ جا شامل ہوئے ہیں اور گوشت خوری کے خلاف جسقدر لیکچر وہ دیا کرتے تھے وہ سب بھول گئے ہیں۔ اور اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا جانوروں کا جھٹکے سے مار کر کھانا گویا آریہ اور ہندو صاحبان کا سب سے پہلا اصل الاصول ہے۔ خیر ہمیں اِس سے غرض نہیں۔ آریہ صاحبان بیشک گوشت خور بنجائیں۔ اور حلال کھانا نصیب نہیں تو جھٹکا سے مار کر کھائیں۔ لیکن جس صورت میں ملک کے قدیمی رواج کو توڑ کر شہروں میں جھٹکے کی دوکانوں کے کھولنے کی اجازت حاصل کی جاتی ہے تو وہاں از روئے انصاف مسلمانوں کو بھی یہ اجازت عطاء ہونی چاہیئے کہ وہ گائے کے گوشت کی دوکانوں کو کھول لیں۔ اس ملک میں راج برطانیہ کا ہے۔ نہ ہندو کا ہے نہ مسلمانوں کا۔ اسواسطے ہر دو فریق کے حقوق کا لحاظ رکھنا گورنمنٹ کا فرض ہے۔ اور مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ اپنی عادت قدیمہ کے مطابق کہیں پیشدستی نہ کریں۔ لیکن جہاں کہیں ہندو اور سکھ صاحبان جھٹکے کی درخواست دیں۔ وہاں ساتھ ہی گوشت گائے کی دوکان کی اجازت طلب کرتے ہوئے بادب اپنی درخواست سرکار کی خدمت میں پیش کر دینی چاہیئے۔ اگر ہندؤں کو اپنے مسلمان ہم وطنوں کے احساس کی پروا نہیں رہی تو پھر مسلمان بھی مجبور ہیں کہ اپنے اہلِ وطن کی خاطر جس حلال طیب چیز کے کھانے سے وہ پرہیز کیا کرتے تھے۔ اسکو پھر شروع کر دیں۔ جب ہندو اور سکھ صاحبان اپنے مسلمان ہم وطنوں کی خاطر ایک ایسی شے کو نہیں چھوڑ سکتے جو طبًا مضر ہے اور اُن کے شاستروں اور مقدس کتابوں میں اس کے واسطے کوئی حکم نہیں تو پھر مسلمان قرآن شریف کے صریح حکم فاذبحوا البقرہ (گائے کو ذبح کرو)

سے کیوں انحراف کریں - بلکہ بعض صوفیاء نے گائے کے گوشت کو صفائی باطن میں ممد لکھا ہے - مسلمان بادشاہوں کے متعلق ظلم اور تعصب کے بہت سے جھوٹے قصے بنائے جا رہے ہیں - کاش کہ وہ ہندہیں گائے کے ذبیحہ کا ایسا رواج دے جاتے کہ آیندہ کے واسطے یہ سوال ہی اٹھ جاتا - تو اچھا ہوتا - بُرا تو ان کو بہر حال کہا ہی جاتا ہے اس سے تو وہ بچ ہی نہیں سکتے لیکن وہ یہ ایک نیک کام کر جاتے تو بہت سے اچھے نتائج پیدا ہوتے +

حضرت مرزا صاحب مسیح موعود نے گائے کے جھگڑے کو ہند سے اُٹھانے کے واسطے اہل ہند آریہ ہندوؤں کے سامنے ایک بہت عمدہ تجویز پیش کی تھی جس سے سب مسلمان گائے کا گوشت کھانا کیا بنانا بھی چھوڑ دیتے - مگر افسوس ہے کہ اہل وطن نے اُس تجویز کی قدر نہ کی - ماموزمن اللہ کی بات کو بے قدری سے پھینک دینا کوئی چھوٹی سی بات نہیں اور اِس کا نقصان جلد مشاہدہ کیا جائے گا +

الغرض اہل اسلام کے واسطے مناسب نہیں کہ اپنے حقوق کو اپنی غفلت کے ساتھ چھوڑدیں - گورنمنٹ عادل ہے وہ سب کی بات سننے کو طیار ہے - اپنے حقوق کو ادب کے ساتھ پیش کرنا چاہیئے - اور اپنی مخالف قوموں کے شر سے بچنے کے لئے ہر وقت مستعد اور ہوشیار رہنا چاہیئے +

نظم

تم ہم کو جو زر دو گے ہم تم کو دُعا دیں گے — اللہ کی رحمت کو رو کر تمہیں لا دیں گے
اِس شہر محبت کو ہم آگ لگا دیں گے — جل جائیں گو ہم بھی پر تم کو جلا دیں گے
مٹ جائیں گے دُنیا سے آخر کو ظالم بھی — ہر وقت جو کہتے ہیں ہم تم کو مٹا دیں گے
اس مژدہ کو سُنکر ہم کپڑوں سے ہوئے باہر — خود ہاتھ سے اپنے وہ اب ہم کو سزا دیں گے
ہے حرص کی بیماری دُنیا کے اطبّا کو — پھر اور کو یہ روگی کیا خاک شفا دیں گے
خود میری خودی نے ہے ملنے سے اسے روکا — یہ دل میں ٹھنی ہے اب آپے کو گوا دیں گے
ہر وقت جلاتی ہیں احباب کے جو دل کو — وہ باغ محبت کو کیا نشو نما دیں گے
ہے تفرقہ اندازی احباب کا اب پیشہ — کہتا نہیں یہ کوئی ہم تم کو ملا دیں گے
زر چاہتے ہیں ہم اُن کو اور جان بھی ہے حاضر — اتنا تو وہ سمجھائیں آخر ہمیں کیا دیں گے
اے یار نہ مل اتنے دُنیا کے جو ہیں بندے — دھوکے کی وہ ہیں ٹٹی آخر کو دغا دینگے
کچھ ان سے جو کہنا ہو اخبار ہیں تم بھیجو — موزون طریقہ سے اخبار سُنا دیں گے
جو عیب جہاں میں ہیں سر میرے وہ تم تھوپو — خوبی ہے جو دنیا میں ہم تم پہ پہنا دینگے
ہیں تیری محبت میں ہوں خونِ جگر پیتا — منہ سے نہ کہا تھنے کہ اک جام پلا دینگے
دل سرد مرا کرنا آتا نہیں یاروں کو — ہے ان میں ہنر اتنا بس ان کو تپا دینگے
احباب کی محفل ہو اغیار کی ہو مجلس — ہم ان کو ہنسا دیں گے وہ ہم کو رُلا دینگے
ہم شل مگس ہرگز ٹلنے کے نہیں واں سے — سو بار بھی گر در سے وہ ہم کو اُٹھا دینگے
وہ حُسن کے بالیں اُس کا نہیں کچھ ذمہ — احوال ترا ناصر ہم اُس کو سُنا دیں گے

بیارگاہ حضور رب العلمین ملک یوم الدین

اسلام مستغیث — بنام — اہلِ اسلام مستغاث علیہم

تمہید استغاثہ یہ ہے کہ قریباً ساڑھے تیرہ سو برس کا عرصہ گزرا ہے کہ حضور نے انسانی ہستی کی کُل یعنے فطرت کے تمام قویٰ اور تقاضات کو ٹھیک طور پر چلانے اور اس کو تمام آفات اور مضرات سے محفوظ رکھنے اور ترقیات کی انتہائی منزل تک پہنچانے کے لئے جناب محمد (مصطفےٰ صلعم) کو رُوحانی اور جسمانی قویٰ مکمل عطا فرما کر اور اپنی خوشنودی کا صحیح اور کامل اسوہ بنا کر تمام دُنیا کے لئے رحمت کے لباس میں مبعوث فرمایا اور اُسکے مُنہ میں اپنا کلام ڈالا +

(۲) یہ کہ اس مبارک اور امین مبعوث (صلعم) نے اپنی زندگی کو حضور کے مقدس کلام کا عملی مجسمہ ثابت کر کے دکھا دیا کہ صرف یہی کلام انسانی فطرت اور قواء کی صحیح رہنمائی کر سکتا ہے - اور حضور کی خوشنودی کا صحیح مقیاس و معیار اسی کے عملدرآمد پر منحصر ہے جسکو حضور نے مستغیث کے نام (اسلام) سے ممتاز فرمایا - اور مستغیث کی تمام خواہشوں اور تقاضوں کی پرورش اور اس کی خدمت کو مستغاث علیہم پر فرض کر کے اُن کو اس صلے میں وہ انعام و اکرام دینے کے وعدے فرمائے جن کے پانے کے لئے انسانی فطرتوں کی پرواز کی انتہائی آماجگاہ ہے +

(۳) یہ کہ مستغاث علیہم میں سے جس کسی نے مستغیث کی خدمت سے حضور کی خوشنودی حاصل کی - اس کو حضور نے تمام قسم کے انعامات عطا فرما کر اپنے وعدوں کو اس پر پورا کیا - چنانچہ سب سے پہلے مبعوث امین (صلعم) پر

مریخ میں آبادی

اخبار سول ملٹری گزٹ میں لکھا ہے کہ ایک انگریز ہئیت داں کی تحقیقات کے مطابق مریخ اپنی آب و ہوا اور آبادی میں زمین کے ساتھ بہت ملتا جلتا ہے اور اس میں غالباً پروں والے آدمی ہیں - جب پروفیسر ریگ صاحب نے حضرت مسیح موعود سے پوچھا تھا کہ کیا ستارے اور سیارے بھی آباد ہیں تو حضرت نے فرمایا تھا - کہ ان میں بھی خدا کی مخلوق آباد ہے - امید ہے کہ آیندہ کی تحقیقاتیں اس انکشاف پر زیادہ روشنی ڈالیں گی +

فرانس کی گورنمنٹ کے نئے پریزیڈنٹ ایم پائنکیر بنے ہیں - اور اُن کی تقرری سے کل یورپ کی سلطنتیں خوش ہیں - کیونکہ جب یہ وزیر تھے تب اُن کی نیت صلح مندی کی طرف بہت تھی +

اِسی صلہ میں ان انعاموں کی ایسی بارش برسائی کہ جو شمار و حساب میں نہیں آسکتی - وہ دُنیا میں رہنے - بڑھنے اور ترقی کرنے کے تمام اسباب و وسائل معمولہ سے محروم تھا - ماں - باپ - بھائی - بہن کی کوئی مدد نہ تھی - انسانی تربیت اور تحصیل علم و فن کا کوئی موقعہ میسر نہ آیا تھا - بے زر بیکس بے سرو سامان غرض کچھ بھی نہ تھا لیکن حضور نے اُسے غیبی سے ایسی ہستی بخشی کہ تمام دُنیا کے اعلےٰ علوم اور فلسفے اور منطق اور حکمتیں اُس کے پاؤں پر آگریں - اور ایسی دولت عطا فرمائی کہ جس کا شمار ناممکن ہو گیا - اُسے حکمرانی اور فرمانروائی بخشی - اور ایک ایسی وفادار اور کارکن جماعت دی کہ جن کی خدمات - ایثار - وفاداری - عقلمندی - ہمت - استقامت اور خدمتگذاری کی نظیر نہ تو دُنیا میں اُن سے پہلے موجود تھی اور نہ آیندہ اُن کے بعد ہوئی اور ہو گی - اور نیز اس کو کثیر التعداد امت دی - حضور نے اُس پر انعامات کو یہیں تک محدود نہ رہنے دیا - بلکہ اپنی خوشنودی کے خزانوں کی کلید اُسی کی زیر نگین رکھدی - اور تمام دوسرے گھرانوں کو بند کر کے اُس کے اختیارات کو حضور نے ایسا وسیع فرما دیا کہ جس کسی نے اُس کی اتباع سے اُس کی تصدیق کی مُہر کرالی اُسی کی حضور نے خلعت نبوت کی عزت سے ممتاز فرماتے ہی نبوت دیدی +

(۴) یہ کہ مبعوث امین (صلعم) نے نہایت پر درد و اخلاص دل سے میری خدمت کی اور اپنی تربیت میں ایک ایسی جماعت طیار کی جو اُس کے نقش قدم پر چلے اور حضور کے حکم ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ کو اچھی طرح سمجھ کر اس پر پوری ایمانی قوت سے عامل ہوئے - انھوں نے اس بات کو سمجھ لیا تھا کہ اُن کے مطاع (صلعم) نے بعثت کے بعد سب سے پہلے لوگوں کو مستغیث کی تعلیم اور تبلیغ کا کام کیا تھا - ان لوگوں نے بھی تربیت پانے کے بعد سچی ہمدردی کے جوش سے مستغیث کی تعلیم و تبلیغ کے کام میں ایسی جان توڑ کر کوششیں کیں کہ اُس پر اپنا سب کچھ قربان کر دیا - اور حضور نے بھی اپنے وعدے اُن سے پورے کئے - اور یہاں تک اُن پر اعتبار کیا کہ اپنی مخلوق کی قسمتوں کو اُن کے ہاتھ میں دے دیا -

(۵) یہ کہ اُن کے بعد بھی کچھ عرصہ تک بعض جانشینوں کو میری تبلیغ کی خدمت کا کچھ کچھ خیال رہا - اور وہ بھی بقدر تناسب خدمات حضور کے انعامات گوناگوں سے مالامال ہوتے رہے +

(۶) یہ کہ اُن کے بعد جو قومیں وارث بنیں - اُنکو حضور نے دولت - سلطنت - رعب - حکومت اور علوم دیئے - اور میری خدمتوں کو ادا کرنے کے لئے سابقین کی نسبت بہت آسانیاں اُن کے لئے بہم پہنچائیں - لیکن اُنھوں نے مستغیث کی خدمت کے فرض سے روگردانی کر لی - اور اُس کی ضرورتوں اور تقاضوں سے بے پروا ہو بیٹھے - اور کوتاہ نظری سے میرے احسانات کو فراموش کر کے دُنیا کی عیشوں اور لذتوں میں غلطاں ہو گئے - اور اپنی عملی زندگیوں سے مجھے قریبًا باہر نکالکر کئی قسم کی منگھڑت اور خود تراشیدہ باتوں کو اختیار کر لیا - لیکن میں نے انھیں اپنے وفادار خادموں کے جانشین سمجھ کر اُن سے رشتہ مروت اور وفا کو نہ توڑا +

(۷) یہ کہ اس آخری زمانہ میں اُن کے جانشینوں نے تو حد ہی کر دی - اُنھوں نے مجھے بالکل چھوڑ دیا - میری خدمات بالکل ترک کر دیں - چنانچہ ایک طرف نماز - روزہ حج - زکوٰۃ - امانت - رعایت حقوق نسوان و اولاد و عیال وغیرہ - تقویٰ و طہارت کی راہوں کو خیر باد کہا - اور دوسری طرف فسق و فجور - بدکاری - چوری - خیانت - بدنظری - دروغگوئی - حلف دروغی - حق تلفی - بے ایمانی - سود خواری وغیرہ کے ارتکاب سے حضور کے احکام کی حدود توڑ دیں - مستغیث کی منشاء کے خلاف نہایت گندے عقیدے ایجاد کر کے اُن کو مستغیث کا نام دے دیا - جس کی ایک مثال یہاں پیش کی جاتی ہے کہ عیسےٰ مسیح ابن مریم ناصری کی نسبت یہ اعتقاد بنا بیٹھے ہیں کہ گویا وہ آسمان پر زندہ گیا - اور ابھی تک وہاں زندہ بیٹھا ہی اور اُس کے دوبارہ نازل ہونے کے منتظر بیٹھے ہیں اور پھر اس اعتقاد باطل سے انھوں نے میرے دل کو بہت دُکھایا اور میری سخت اہانت کی ہے - کیونکہ حضور نے اس طوفانِ عظیم میں اُن کی دستگیری کے لئے اپنے موعود مامور کو مبعوث فرمایا - اور اُس کی تصدیق کے لئے زمین اور آسمان سے ہزارہا نشانات ظاہر فرمائے لیکن مستغاث علیہم نے مامور مذکور کی تکذیب کی حضور کے اُن تمام کاموں کو باطل قرار دیا +

(۸) یہ کہ حضور نے مستغیث کے وجود میں ایسی طاقتیں اور تاثیریں رکھی ہوئی ہیں - کہ اگر یہ لوگ اُس کے چہرے کا نقاب اُٹھا کر مخالفوں کو یہ دکھا دیتے تو اکثر اُن میں اُس کے قدموں پر سر رکھ دیتے - لیکن ان لوگوں کی غفلت نے نہ صرف یہی نقصان کیا ہے - بلکہ میدان کو پا کر میرے دشمن ہر طرف سے کود پڑے چنانچہ تثلیث پرستوں نے اس کی اشاعت و تبلیغ کے لئے مستغاث علیہم کی آنکھوں کے سامنے ایسے زبردست اور عالمگیر انتظام کئے کہ کوئی تثلیث پرست قوم ایسی نہ رہی جس نے اپنی طرف سے مشنیں قائم کر کے تمام دنیا میں نہ پھیلا دی ہوں اور لاکھوں روپے کا خرچ اپنے ذمے نہ لے لیا ہو - ان کے مشنری مجھے ایسی سخت اور گندی گالیاں دیتے ہیں کہ جن کو سُننا اب مجھ پر دوبھر ہو گیا ہے مستغیث کی اس ساری دل آزاری کی ذمہ واری مستغاث علیہم پر ہیں - کیونکہ اگر یہ مضبوطی سے میرا دامن پکڑے رکھتے تو مجھے یہ دن دیکھنا نصیب نہ ہوتے +

(۹) یہ کہ مستغاث علیہم نے مجھے ایسے لوگوں سے بھی گالیاں دلوا کر میری دل آزاری اور توہین کا ارتکاب کیا ہے جو اپنے دینوں کو صدیوں سے مُردہ مانتے چلے آتے تھے +

(۱۰) یہ کہ مستغیث کو اس بات کا علم ہے کہ سبقت رحمتی غضبی حضور کا خاصہ ہے - لیکن مستغیث اس بات کو بھی اچھی طرح جانتا ہے کہ حضور نے تحمل اور نرمی کے بہت پہلوؤں سے اُن کو سمجھایا - اُن کے اموال و اعزاز و املاک میں نقص ڈالکر بھی اُن کو جگایا - لیکن وہ بیدار نہیں ہوتے - پھر اپنا ایک مامور بھی اُن میں بھیجا - اس کی بھی استہزاء سے تکذیب کی اور حضور کے نشانات کی سخت بے قدری کی +

چونکہ ان لوگوں نے دلیری سے حضور کے احکام کی خلاف ورزی کرنے کے جرم کے ارتکاب میں اتنا تواتر اور اعادہ کیا ہے کہ اب معاملہ حدِ برداشت سے تجاوز ہو گیا ہے - اس لئے مستغیث گذارش کرتا ہے کہ مستغاث علیہم کے ساتھ قرآنی وعیدوں کا پورا سلوک فرما کر مستغیث کی دادرسی فرمائی جائے +

عرض

اسلام

اخبارِ عالم پر ایک نظر

پبلک سروس کمیشن کے روبرو اکثر ہندوستانی ممبر بھی شہادت دے رہے ہیں۔ کہ سول سروس کا امتحان ہندوستان میں بھی ہُوا کرے۔ اور ہندوستانیوں کو سرکاری عہدے بہت ملا کریں۔ اس معاملہ میں اہل ہند کے احساس کا خیال ضروری ہے + کلکتہ میں پچھلے دنوں بیچ کی سڑک پر موٹر کار کے حادثہ سے دو بنگالی سوداگر چل مرے تھے۔ اس واقعہ کے چار پانچ دن کے بعد اسی سڑک پر ایک اور خطرناک واقعہ ہُوا۔ چونی لال نامی جوہری اور اسکی بی بی کی گاڑی ایک موٹر کار سے ٹکرا کر ایک گڑھے میں گر پڑی اور ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی۔ دونوں سواریوں کو بہت چوٹ آئی۔ اور ایک ہیرے کی انگوٹھی مالیتی تین ہزار روپیہ گم ہو گئی + رہبر مراد آباد میں لکھا ہے کہ کسی نے دہلی کی جامع مسجد کے پاس نوٹس لگایا ہے۔ کہ حضور ویسرائے پر میں نے ہی **بمب** پھینکا تھا۔ اور جامع مسجد سے امیر کابل کا چڑھایا ہُوا جھاڑ بھی میں نے ہی چرایا تھا۔ اور ملکہ معظمہ وکٹوریا کے بُت کی توہین بھی میں نے ہی کی تھی۔ اس اقبال کے بعد کہتے ہیں۔ کہ میں ایک ہفتہ اور دہلی میں رہونگا۔ اور جو شخص مجھے گرفتار کرے گا۔ اُسے اپنی جیب سے میں پندرہ ہزار روپیہ دونگا۔ کسی بیکار شہدے کا مشغلہ معلوم ہوتا ہے + تمام کرۂ زمین میں تین مقامات دریافت ہوئے ہیں۔ جہاں قدرتی **سبز برف** میلوں تک پائی جاتی ہے۔ (۱) آئس لینڈ میں مقام ہیکلد کے قریب (۲) ملک روس دریائے "اوبی" سے جانب مشرق ۱۴ میل کے قریب (۳) جنوبی امریکہ کیوٹو کے نزدیک۔ ایپچولا + ہز میجسٹی امیر کابل کے دورانِ قیام جلال آباد میں سردار **نصر اللہ خاں** کابل میں قیام سلطنت کا انتظام کرتے ہے۔ لیکن ناسازیٔ طبیعت پر پچھلے دنوں سخت تردد رہا۔ مگر اب طبیعت بحال ہے + علاقہ **مانٹینگرو** قحط وبیضہ کا بھی بازار گرم ہے۔ قہر الٰہی + حضور نظام کے مشکوئے معلےٰ میں ایک اور **فرزند ارجمند** پیدا ہوئے۔ اللہ تعالیٰ خادم دین قویم بنائے۔ موذن مولوی صاحب کو گیارہ اشرفیاں عطا ہوئیں + آنریبل مسٹر مانٹیگو **نائب وزیر ہند** ۲۸ ماہِ حال تک دہلی میں رہکر پھر حیدر آباد۔ میسور اور مدراس کی سیر کر کے ۸ - مارچ کو ہندوستان سے انگلستان روانہ ہونگے + حضور ویسرائے نے ۲۷ - فروری کو جدید لیجس لیٹو کونسل کا **افتتاح** فرمایا۔ اس خوشی میں پنجاب گورنمنٹ نے ۲۷ - ماہ حال کو تمام سرکاری دفاتر میں تعطیل کر دی + ہمعصر سراج الاخبار کی یہ تحریک قابل توجہ ہے کہ طلباء کی صحت پر غور کرنے کے واسطے دورہ کرنے والے **سکول ڈاکٹر** مقرر کئے جائیں + پانچسو **ہندی حاجی** بے خرچ ہونے کے سبب جدہ میں پڑے تھے۔ گورنمنٹ نے بیس ہزار روپے انہیں ہندوستان لیجانے کے واسطے منظور کیا ہے۔ خدا ایسی نیک گورنمنٹ کے افراد کو دین حق قبول کرنے کی توفیق دے + سال گزشتہ میں ۲۲۸ **جہاز** تباہ ہوئے + دہلی کی میونسپل کمیٹی نے یہ تجویز پاس کر دی ہے کہ چاندنی چوک کے جس مکان سے بمب پھینکا گیا تھا۔ اس کو خرید کر **مسمار** کر دیا جائے۔ اور سڑک کے سامنے کی جگہ خالی چھوڑ کر اس پر ایک کتبہ لگا دیا جائے۔ جو واقعہ بمب پر اہل شہر کا غصہ و نفرت ظاہر کرنے والا ہو + ہز ہائینس بیگم صاحبہ بھوپال نے علیگڈھ کالج کے لئے حال میں پانچسو روپے **مستقل** ماہوار امداد دینا منظور فرمائی ہے۔ اور محمڈن گرلز سکول علیگڈھ کو چودہ سو روپے سالانہ بطور مستقل امداد مرحمت فرماتی ہیں۔ اور دو سو روپیہ ماہوار آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کو + قسطنطنیہ ۲۴ - جنوری۔ سابقہ وزارت مستعفی ہونے سے پہلے پرجوش ہجوم نے **ناظم پاشا** پر گولی چلائی۔ انور بے اور طلعت بے نے لوگوں کو خونریزی سے باز رکھا۔ لیکن جب ناظم پاشا کے ایڈی کمپ نے بابِ عالی کی کھڑکی سے گولی چلائی۔ تو لوگوں نے اس کے جواب میں چلائیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہُوا۔ کہ ناظم پاشا ہلاک کر دیا گیا۔ باوجود اس واقعہ کے شہر میں کوئی بے امنی نہیں ہوئی + ایک جاپانی **عورت** جو کہ تجربہ کرتی ہوئی بوڑھی ہو گئی ہے اس نے دریافت کیا ہے۔ کہ دھان کی نل سے کپڑا بن سکتا ہے۔ اس پر بڑے بڑے کارخانہ دار اس سے راز پوچھنے کی کوشش کر رہے ہیں + نیویارک میں ایک گروہ پکڑا گیا ہے۔ جو بیمہ کمپنیوں کے چند بددیانت انسپکٹروں کی سازش سے ناکارہ جائدادوں کا بھاری بھاری رقموں پر بیمہ کرا کر بعد میں آگ لگا دیتا ہے اور بیمہ کی رقم وصول کر لیتے ہیں + اخبار پانو نیر اور رسول لکھتا ہے کہ بمبئی پولیس نے ایک بنگالی کو گرفتار کیا۔ جس سے بمب بنانے کا سراغ مل گیا ہے کہ یہ کارروائی سازش ناسک کے پس ماندگان مجرمان کی ہے۔ اور یہ قوم مرہٹہ کے برہمن ہیں + حضور ویسرائے صحیح سلامت ڈیرہ دون پہنچ گئے۔ بدھوار بعد دوپہر آپ کا ایکس ریز سے پھر امتحان کیا گیا۔ جس پر جسم میں کچھ اشیائے خارجہ نظر آئیں۔ پیر کی صبح کلورا فارم سے اپریشن کیا گیا۔ اور دھات و لکڑی وغیرہ کے کئی چھوٹے چھوٹے ٹکڑے نکالے گئے۔ اب آپ اچھی حالت میں ہیں اور امید ہے کہ صحت ہو جائے گی + حاجی بخش الٰہی سوداگر دہلی و کلکتہ نے حضور ویسرائے کی صحت و پہلی مرتبہ دہلی میں نکلنے کی خوشی میں پچاس ہزار روپیہ بطور خیرات دیا ہے لیڈی ہارڈنگ جس کام میں چاہیں لگائیں + سُنا ہے کہ احمد ابواک پاشا فورتھ آرمی کور کا کمانڈنگ کا افسر بکر ناظم پاشا کے قتل کا انتقام لینے کے لئے قسطنطنیہ کی طرف بڑھ رہا ہے + سندھ گزٹ یوں لکھتا ہے۔ کہ کراچی میں دریائے لیاری کے کنارے ایک باغ کے کونے میں ایک ٹین کا ڈبہ برآمد ہُوا ہے جس میں کچھ کیلیں۔ تیز لوہے کے ٹکڑے۔ اور چند باغیانہ کاغذ ہیں۔ لیکن یہ معلوم نہیں کہ یہ سامان کس نے دھرا ہے۔ باغ میں ایک مندر بھی ہے اس کے براہمن کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ مگر وہ اس سے لاعلمی ظاہر کرتا ہے + گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ آیندہ کے لئے ہندوستان کے رہنے والوں پر نیٹو کا لفظ سرکاری خط و کتابت میں نہ لکھا جائے۔ بلکہ انڈین کا لکھا جاوے + ٹرکی میں ایک روسی چور نے حمال کی وضع بنا کر مسمی قسطنطار آفندی شاہی سنار کی دوکان سے ایکہزار کے قیمتی زیورات چرا کرلے بھاگنا چاہا۔ مگر پولیس نے مشتبہ سمجھکر گرفتار کر لیا + ایک جاپانی **وفد** سینٹ پیٹرز برگ میں روس و جاپان کے مابین تجدید معاہدہ کی غرض سے گیا تھا۔ لیکن اس وفد کا استقبال بہت ہی سرد مہری سے کیا گیا۔ اس لئے جاپان میں عام تحریک ہے کہ اپنی بحری و بری طاقت مضبوط کی جاوے + کلکتہ کی ایک خفیہ جماعت نے چیف کمشنر دہلی سے درخواست کی ہے کہ وہ بمب چلانے والی پارٹی کی سراغرسانی دو مہینے میں کرینگے اور ایک ہزار روپیہ ماہوار لینگے۔ پولیس کمشنر نے اس بات سے انکار کر دیا ہے۔ پھر انہوں نے دیسی راجاؤں کی معرفت یہ کام کرنا چاہا۔ لیکن گورنمنٹ نے اُسے بھی نامنظور کیا + ایک معزز **پارسی** نے بمبئی کی گورنمنٹ کے گورنر بہادر کی

خدمت میں یہ چٹھی لکھی تھی- کہ یورپین سکرٹری کی بجائے دیسی سکرٹری کو اپنا پرائیوٹ سکرٹری بنائیں- مگر گورنر بہادر نے انکار کردیا + عیسائیوں میں ایک قوم جس کا نام **لال بیگ** ہے- یہ لال بیگ قوم ایک دیوتا کو پوجتی ہے- جسکو ہندو "لال گرو" کہتے ہیں- یہ قوم اچھوت یا پست کہلاتی ہے اور ہندو اور محمڈن تیوہار کثرت کرتی ہے- اس اچھوت قوم کے اندر مسیحی کارندوں نے زور سے کام کیا- جس کا نتیجہ یہ ہوا- کہ اس قوم کے سَو میں سے ۹۹ آدمی عیسائی ہو چکے ہیں- (آریہ گزٹ) + کراچی کے بمب کا مجرم وہی متصلہ مندر کا جام نگری برہمن پایا گیا ہے- ایک دن پہلے ٹرین پر ایک مسلمان زمیندار کو ملا- آخرالذکر کو شبہ ہوا- اور برابر اُس کی تاڑ میں رہا- اور آخر پولیس کو خبر کردی- بقول سندھ گزٹ کراچی میں بمب بنانے کا سامان کے ساتھ جو غدارانہ لٹریچر پایا گیا ہے- وہ اُردو میں ہے اور بنگالی غدارانہ لٹریچر سے بہت مشابہت رکھتا ہے- اس میں لارڈ ہارڈنگ کی طرف بھی اشارہ ہے- جام نگر کا برہمن جو اس مندر میں رہتا ہے تعلیم یافتہ کلرک ہے اور سالہا سال تک بطور کلرک ملازمت کرچکا ہے- تاہم یہ ہر ایک بات سے لاعلمی ظاہر کرتا ہے + کلکتہ کے محلہ برائی میں جو شہر سے باہر ہے حال میں ایک دن ایک بہت بڑا سانپ نکلا- اور اُس نے بکری کے ایک بچہ کو پکڑ لیا- سانپ ۱۵ فٹ لمبا تھا- اور اُسے لقمہ کر گیا- بچہ کے شور مچانے پر آدمی آ گئے- اور سانپ کو لاٹھیوں سے ہلاک کر ڈالا + بمبئی **پولیس** نے جو مشتبہ بنگالی پکڑا تھا- اُس کو اب چھوڑ دیا ہے- کیونکہ اس نے ان کی تسلی کر دی ہے + اُس **مکان** کے مالک نے جس پر سے کہ بمب لارڈ ہارڈنگ پر پھینکا جانا قیاس کیا جاتا ہے- چیف کمشنر دہلی کے پاس ایک عرضداشت بھیجی ہے کہ مکان نہ گرایا جاوے کیونکہ اس عمل سے اس خاندان پر ایک دھبہ لگ جائے گا + انگلستان میں حقوق طلب **عورتوں** کے جرم بڑھتے جاتے ہیں- اب انھوں نے ڈاک کے ذریعہ سے ایسی چٹھیاں بھیجنی شروع کی ہیں- جو ہاتھ میں لیتے ہی پھٹ جاتی ہیں- چنانچہ ۶- فروری کو چھ سارٹر زخمی ہوئے + ایک جاپانی **موجد** نے ایک قسم کے مصنوعی چاول ایجاد کئے ہیں جو کہ گیہوں سے نکالے گئے ہیں- اس کا دعویٰ ہے کہ کیمیاوی نکتہ خیال سے یہ گیہوں جو اور قدرتی چاولوں سے زیادہ اعلیٰ خوراک ہیں اور قدرتی چاولوں کی نسبت نصف قیمت پر فروخت

ہوسکتے ہیں + گورنمنٹ کا خیال ہے- کہ **دس روپیہ** کا ہندوستان میں طلائی سکہ مروج کرے + کلکتہ (۵ فروری) بہار گرامیں پیر کی رات کو قریباً ۱۲۵- آدمی ایک ساہوکار کے گھر میں داخل ہوئے جو انگریزی ڈریس پہنے بمعہ بندوقوں اور پستولوں سے مسلح تھے- اُنھوں نے ساہوکار کو کہا کہ اگر چپ چاپ روپے اور زیور ہمارے حوالے کردو- تو ہم تمہیں ہرگز نقصان نہ پہنچائیں گے- ساہوکار نے سب کچھ دیدیا- وہ لیکر چلتے ہوئے- مگر تین سو آدمیوں نے ڈاکوؤں کا تعاقب کیا- ڈاکو ایک کشتی پر سوار ہوکر غائب ہوگئے +

قسطنطنیہ کی دعویدار ملکہ

پرنسس لوجینی پالسلولوسن جو ایک برٹش فوجی افسر کی بیوی ہے- لنڈن میں بود و باش رکھتی ہے وہ دعوےٰ کرتی ہے کہ وہ نسبی لحاظ سے قسطنطنیہ کی ملکہ ہے اور جزائر ایجین کی ملکہ ہونے کا دعویٰ اس نے ایک اخبار کے قائم مقام سے اثنائے مکالمہ میں کیا ہے- نیز صلح کانفرنس میں بھی اپیل کی ہے کہ اس کے بزنطینی بزرگوں کی سرزمین اسکے سپرد کی جائے- وہ کہتی ہے کہ میں صرف قسطنطین کے خاندان سے باقی ہوں اور میں ہی صرف پالیولوگس خاندان کی آخری وارث اور اُس کی قائم مقام ہوں- اور شاہ حال ہفتم فرمانروائے قسطنطنیہ کے خاندان سے بھی حقیقی در پردہ میرا تعلق ہے- میرے والد تھیوڈور نولیولوئس کو سنہ ۱۸۶۳ء میں تخت یونان کا امیدوار ظاہر کیا گیا تھا- لیکن ایک دستاویز گم ہوجانے کی وجہ سے اس کا حق وراثت ثابت نہیں ہوسکا مگر بعد میں وہ دستاویز مل گئی جو میرے والد نے مرتے وقت مجھے دیدی تھی- جزائر ایجین کی اصلی وارث بھی میں ہوں جس کا ثبوت میرے پاس موجود ہے مجھے قسمت کی خاتون سے لقب کیا جاتا ہے- اگر میں قسطنطنیہ کی ملکہ نہ بنائی جاؤں تو جزائر ایجین کی ہی یورپ مجھے حکومت دلوادے +

بلغاری پیچھے ہٹ رہے ہیں

قسطنطنیہ سے آدھی رات کو ایک تار برقی روانہ ہوئی تھی- اُس میں بیان ہے کہ ایک سرکاری اعلان کے مطابق غنیم کے لوگ برابر شتلجہ سے پیچھے ہٹ رہے ہیں کئی سخت لڑائیاں ہوچکی ہیں- ان میں ایک جنگ بیلیا کے قریب ہوئی- اور شدہ شدہ یہ جنگ نہایت ہی خوفناک حد تک پہنچ گئی تھی- لیکن نتیجہ یہ ہوا کہ لوگ پیچھے ہٹ گئے +

ایک ترکی جنگی جہاز نے مقام بویک شتمین سے غنیم پر گولہ اندازی کی- صوفیہ کی ایک تار برقی میں بیان ہے کہ ترک لوگ تین کالموں میں شتلجہ سے آگے بڑھے پہلا کالم جسمیں چھ بٹالینیں تھیں قلعہ کی توپوں کی آڑ میں آرناکوئی کے مقابلہ کو چلا اور دو گرد آور جہاز اور دو تارپیڈو کشتیاں قلعہ بویک شتمین کو روانہ ہوئیں- بلغاریوں نے اس کے مقابلہ میں حملہ کیا اور ترکوں کو بویک کی طرف ہٹا دیا- اسی وقت باغچہ مشتیٰ کی دو ترک بٹالینوں نے دیکھا کہ توپ خانہ کی باڑھیں بہت تیز چل رہی ہیں اور اس وجہ سے وہ دریائے قراقر کی طرف ہٹ آئیں- اہل بلغاریہ نے ترکوں کی ایک رجمنٹ پر جو غوک سلی سے آرہی تھی سنگینوں سے حملہ کیا- اس رجمنٹ کے لوگ بے ترتیبی کی حالت میں کشتوں اور زخمیوں کو چھوڑ کر بھاگے + ترکوں نے ضلع درکوس میں جو کارروائیاں کی تھیں- اس میں بھی کامیابی ہوئی + اثنائے جنگ میں بلغاریوں کے ایروپلین شتلجہ لینوں کی گرد آوری کرتے رہے + ایڈریانوپل پر اسی طرح گولہ اندازی ہورہی ہے + فی الحال لورپول میں بحری طوفان آنے کے سبب سے جہاز مرسی اُلٹ گیا اور دس آدمی غرق ہوگئے + مغربی ساحل پر بہت سے جہازوں کو نقصان پہنچنے کی خبریں آئی ہیں + میکسو کی ایک تار برقی میں بیان ہے کہ فوج نے غدر کرکے قومی محل سرا اور خاص خاص سرکاری عمارتوں پر قبضہ کرلیا + پریذیڈنٹ کے بھائی بھی قید کرلئے گئے +

ترکوں کی عظیم الشان کامیابی

قسطنطنیہ سے فتح کی برقی خبریں جو "کامریڈ" اور "الہلال" کو موصول ہوئیں- ڈاکٹر انصاری ڈاکٹر طبی وفد نے ۱۱ فروری سات بجے شام کے قسطنطنیہ سے حسب ذیل تار کامریڈ کے نام روانہ کیا:-

ترکیوپری کے مقام پر ترکوں کو عظیم الشان فتح حاصل ہوئی ۳۵۰ ہزار بلغاروی مارے گئے ترکی فوج نے ایڈریانوپل سے نکل کر غنیم کے توپ خانہ کو تباہ کر ڈالا اور گولی بارود کے ذخائر پر قبضہ کرلیا- امدادی فوج عنقریب ایڈریانوپل میں پہنچنے والی ہے- جنگ کی حالت نہایت امید افزا ہے اور صلح کی افواہیں بے بنیاد ہیں +

پیرس میں ایک نیا فیشن نکلا ہے- اور وہ یہ ہے کہ عورتیں جوتوں کے بکلسوں میں گھڑیاں لگاتی ہیں + افغانستان میں اشیاء خوردنی کی کمی کے باعث گندم ملک سے باہر لیجانے یا بھیجنے کی قطعی ممانعت کردی گئی ہے + ہند میں بھی ایک نیا قانون جاری ہوا ہے یعنے کہ ہر کتاب کے مصنف کا حق اُس کی کتاب پر زندگی بھر اور مرنے کے بعد پچاس برس

ٹورنیمنٹ

امسال گورداسپور میں جو کھیلوں کا مقابلہ ہؤا۔ اس میں ہمارے تعلیم الاسلام ہائی سکول کی ٹیم نے رسّہ کشی - ہاکی - اور فٹ بال میں کل ضلع کی ٹیموں پر نمایاں کامیابی حاصل کی ذالک فضل اللّٰہ یوتیہ من یشاء کھیلوں کے ایسے مقابلوں میں بازی جیت لینا کوئی بڑی بات نہیں ہوتی۔ سب سے ضروری امر اخلاقی فتح ہوتی ہے۔ کامیاب پارٹیاں ایک معمولی کامیابی کی دھن میں بڑی تعلّی اور نمایش سے کام لیتی ہیں مگر تعلیم الاسلام کے طلباء نے ان بیرونی کامیابیوں کے ساتھ اپنی اخلاقی فتح سے بھی اپنے معاصرین نہیں تو ناظرین کے قلوب کو تسخیر کیا۔ جس کا اعتراف ڈسٹرکٹ انسپکٹر صاحب اور ہمارے ضلع کے نہایت بیدار مغز اور علم دوست ڈپٹی کمشنر صاحب میجر اے۔ سی ایسٹ نے بھی کیا۔ گورداسپور کے مسلمان شرفاء (خواہ وہ حکام تھے یا وہاں کے باشندے) نے اپنی دلی خوشی اور ہمدردی کا اظہار ہمارے بچوں سے کیا۔ ہماری ٹیم نے کامیاب ہوکر اللّٰہ اکبر کے نعرے لگائے اور رب العالمین کے حضور سجدہ کیا۔ جس کا اثر حاضرین پر پڑا +

میجر ایلیٹ کے نام پر چیرز کی بجائے اللّٰہ اکبر کے نعرے لگائے گئے۔ ضلع کے سپرنٹنڈنٹ منشی منورالدین صاحب بی۔ اے اور خواجہ عبدالمجید صاحب۔ ای۔ اے سی۔ بھی کھیل کے مقابلوں کے موقع پر موجود تھے۔ اور اپنی وجاہت اور اثر سے انہوں نے ہر قسم کے امن کو قائم رکھا۔ اور اپنی اخلاقی خوبیوں سے نوجوانوں پر اثر ڈالا جس سے متاثر ہوکر ہماری ٹیم نے بابو منورالدین صاحب کے نام پر بھی اللّٰہ اکبر کے نعرے لگائے۔ انعام صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے اپنے ہاتھ سے تقسیم فرمایا جو تقریر آپ نے اسوقت فرمائی۔ اس سے آپ کی علم دوستی۔ اور علمی سرپرستی کا شوق اور مردانہ کھیلوں اور جسمانی ورزشوں کے لئے تحریص و ترغیب کے جذبات نمایاں تھے۔ نہایت وسعت حوصلہ سے آپ نے اس کپ (پیالہ) کے برابر جاری رہنے کا ذکر کیا جو ایلیٹ کپ کے نام قائم ہوچکا ہے۔ آپنے اپنی تقریر کے دوران میں ایک نہایت خوش آیندہ الفاظ میں اخلاقی قوتوں کے نشو ونما کی طرف توجہ دلائی اور جسمانی اور ذہنی تعلیم کا مقصد اخلاقی کامیابی بتایا۔ اور تمام راحتوں کی کلید اس کو ظاہر کیا۔ غرض آپ کی تقریر نہایت فصیح برجستہ اور مناسب موقعہ تھی۔ اور طالبعلموں اور باشندگان ہند کے لئے قابل قدر نصیحتوں کا مجموعہ تھا یہ تقریر ایسی قابلیت سے کی گئی تھی کہ حاضرین عش عش کرتے تھے اور ان کے چہرے خوشی سے تمتماتے تھے +

قادیان میں ہمارے نواب صاحب قبلہ کے بچوں نے کامیاب پارٹی کو ایک ٹی پارٹی دی۔ یہ امید کرنا بالکل درست ہے کہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلباء اپنی اس کامیابی کی عزت کو قائم رکھنے کے لئے ہمیشہ کوشش اور دعا سے کام لیتے رہینگے۔ میں اپنے ان عزیز بچوں کی کامیابی پر دلی مسرت کے ساتھ ان کو مبارکباد دیتا ہوں۔ خدا کرے جس طرح پر وہ اس جسمانی مقابلہ میں فاتح رہے ہیں وہ اپنی ذہنی اور دماغی قابلیتوں کے ساتھ روحانی مقابلوں میں آگے بڑھیں اور فتح کا پھریرا انکے سر پر ہو - آمین +

اس کامیابی پر تعلیم الاسلام کے لائق ہیڈ ماسٹر مولوی صدرالدین صاحب کو ہم مبارکباد دیتے ہیں اللہ تعالےٰ ان کی نیک کوششوں میں ہمیشہ برکات نازل کرے۔ آخر میں مجھے ناظمان ٹورنیمنٹ کا شکریہ ادا کرنا چاہیے۔ کہ انھوں نے اپنے بہترین انتظام میں کامیابی حاصل کی +

سڑک قادیان

نہایت خوشی اور شکریہ سے ظاہر کیا جاتا ہے کہ قادیان کی سڑک کے پختہ بنائے جانے کا حکم ہوگیا ہے اپریل سے یہ کام شروع ہو جائیگا۔ یہ میجر اے سی ایسٹ کی مہربانی کا نتیجہ ہے +

درس قرآن شریف میں شامل ہونے کے درخواست کنندوں کو اطلاع

حضرت صاحبزادہ بشیر احمد صاحب کو ایک جماعت کے ساتھ صبح بعد نماز فجر حضرت خلیفۃ المسیح نے ایک درس قرآن شریف کا دینا شروع کیا ہے اور فرمایا ہے کہ بیرونی اصحاب جو اس موقعہ پر آسکتے ہیں کہ شامل ہوجائیں۔ دو رکوع روزانہ ہوتے ہیں۔ اسکے علاوہ ایک درس بعد عصر اور ایک بعد مغرب ہوتا ہے ہر سہ میں شامل ہونے سے بہت جلد قرآن شریف سارا پڑھا جاسکتا ہے +

کون مدد کر سکتا ہے

مالابار جنوبی ہند کے دو دوست جو اخبار خریدنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ اور اس ملک میں اشاعت سلسلہ احمدیہ کا شوق رکھتے ہیں۔ درخواست کرتے ہیں کہ کوئی ذی استطاعت بھائی انکے نام اخبار جاری کرادیوے +

مبارک

۱۷۔ تاریخ پیر کے دن نماز ظہر کے بعد مسجد مبارک دارالامان میں حضرت خلیفۃ المسیح نے میاں بشیر احمد ولد میاں معراج الدین عمر صاحب کا نکاح سید غلام مجتبےٰ صاحب افسر جیل ہانگ کانگ حال وارد قادیان کی لڑکی سے پڑھا۔ اللہ تعالےٰ اس نکاح کو فریقین کے لئے مبارک کرے۔ حق مہر مبلغ پانچسو روپے

درخواست جنازہ

چوہدری عبدالغنی (پسر چوہدری غلام حسن صاحب) کی اہلیہ کا ۷ رفروری کو انتقال ہوگیا ہے۔ احباب سے درخواست نماز جنازہ ہے +

بےنظیر جدید کتابیں

اساس الاخلاق

یعنے علم اخلاق کی ایک حکیمانہ تالیف جس میں واقعات کی بنا پر زوردار فلسفی اور دلائل سے انسانی زندگی کی تہذیب و شائستگی کے ہر پہلو سے بحث کی گئی ہے اور ثابت کیا گیا ہے کہ قوم کی زندگی کے لئے کس قسم کے آداب اخلاق ضروری و مفید ہوسکتے ہیں اور ان کا اصولی فلسفہ کیا ہے۔ مؤلفہ خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب (خلف الرشید حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی) ممبر مال بہاولپور اسٹیٹ

حجم صفحہ ۴۲۵ تقطیع کلاں۔ قیمت عہ ر +

اشاعت اسلام

اس ضخیم کتاب میں واقعات کے ذریعہ سے بتایا گیا ہے اور دکھایا ہے کہ وہ کیا اسباب تھے جن سے دنیا کو اس مقدس مشن نے ازخود جذب کرلیا۔ از ماسٹر شیر علیخان صاحب بی اے)

حجم صفحہ ۳۶ قیمت ۸ ر +

علم الحدیث

جسمیں فلسفہ علم حدیث کی انتہائی تحقیق کیگئی ہے اور دکھایا گیا ہے کہ یورپ کو آج جس فلسفہ تاریخ پر ناز ہے اسلام ہزار برس پیشتر اسکو عمل کرچکا ہے۔ (از مولانا عمادی ایڈیٹر وکیل) قیمت ۸ ر +

اسرار ادویہ

یورپ کی ایک طبی سوسائٹی کی کتاب کا اردو ترجمہ جسمیں پیٹنٹ ادویہ کے اصل نسخے (جو سہل الحصول اور کم قیمت ہیں) معہ اصل لاگت و ترکیب

اخبارِ قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بفضلہ بخیریت ہیں۔ ناسور کا مُنہ اب بند ہے۔ اس میں سے کوئی میٹر اب نہیں نکلتا۔ تمام درس حسب معمول روزانہ ہوتے ہیں۔ اہل بیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں بہمہ وجوہ خیریت ہے۔ تعمیر مدرسہ کا کام جاری ہے۔ گورنمنٹ نے اس کے واسطے مبلغ پندرہ ہزار روپیہ دیدیا ہے۔

گورنمنٹ کی اس مہربانی اور فیاضی کے واسطے احمدیہ قوم بہت مشکور ہے۔

حضرت میر ناصر نواب صاحب دارالضعفاء کی تعمیر کا کام عنقریب شروع کرنے والے ہیں۔ اس کے واسطے لکڑی آگئی ہے۔ اور علاوہ اس کے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ نے جو خواہش ظاہر فرمائی تھی کہ درس قرآن شریف کے واسطے ایک ہال بنایا جائے۔ اس کے واسطے بھی روپیہ فراہم کرنا اور ہال بنوانا حضرت میر صاحب نے اپنے ذمہ لیا ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کا ناصر ہو۔ حضرت خواجہ صاحب اپنے کام میں ولایت میں سرگرمی سے مصروف ہیں۔ ایک لیڈی نے ان کا خطبہ سُنکر نماز جمعہ ان کے پیچھے پڑھی۔ خواجہ صاحب نے لنڈن میں ایک انگریزی رسالہ نکالنے کی تجویز کی ہے جو کہ کم از کم دو ہزار مفت تقسیم ہوگا۔ اس کے واسطے احباب احمدیہ کی امداد کی ضرورت ہے۔ اس کے متعلق خواجہ صاحب کا مفصل خط اگلے اخبار میں چھپے گا۔ انشاء اللہ تعالےٰ +

خواجہ صاحب کا پتہ یہ ہے

معرفت انڈین نیشنل بنک لمیٹڈ

۲۶ بشپس گیٹ لنڈن ای سی انگلینڈ

خواجہ صاحب نے پیشگوئی کا بیان کرتے ہوئے ایک خط لکھ کر اور ترکی زبان میں ترجمہ کرا کر ترکوں کو بھجوا دیا ہے +

کاتب

ہمارے پاس بہت عمدہ خوشخط عربی اُردو لکھنے والے دو کاتب ہیں۔ جن کا کچھ وقت ہمارے کام سے فارغ بھی ہوتا ہے۔ اگر کوئی صاحب کوئی کتاب یا رسالہ لکھانا چاہیں تو مضمون بھیج دیا کریں۔ اُجرت لکھائی مضمون کے ساتھ آنی چاہیے اُجرت خط و کتابت سے طے ہو سکتی ہے +

ہند کے مسلم گورنمنٹ کے فرمانبردار ہیں

آجکل مسلمانوں میں سے بعض پالیٹشین اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ بلغاری بلقانی وغیرہ عیسائی اقوام کا ترکوں کے ساتھ ظالمانہ سلوک اہل ہند کے مسلمانوں کے ان وفادارانہ خیالات پر بُرا اثر ڈالے گا جو کہ وہ سلطنت برطانیہ کے حق میں رکھتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ قدرتاً ایک جگہ کے مسلمانوں کو دوسرے ملک کے مسلمانوں کے ساتھ ہمدردی ہونی چاہیئے۔ لیکن سلطنت برطانیہ نے جو امن و امان اور مذہبی آزادی اہلِ ہند کے مسلمانوں کو عطاء کی ہے اور جس کے سبب سے ہمارے امام حضرت مرزا صاحب مسیح موعود نے گورنمنٹ کی دلی اطاعت کی بار بار ہم کو تاکید کی ہے۔ وہ ایسی نہیں کہ ہماری گورنمنٹ کی غیرطرفداری کی پالیسی کے سبب کوئی بےچینی پیدا کر دے۔ بلقان اور بلغار بالکل جداگانہ اور دُور کی قومیں اور ملک ہیں اور ان کے مظالم میں گورنمنٹ برطانیہ کا کوئی حصہ اور تعلق نہیں۔ کاش کہ ترک اپنے مذہبی فرائض کو بجالاتے اور ان ہمسایہ قوموں میں اسلام پھیلانے کی کوشش کرتے رہتے تو خدا تعالیٰ کی طرف سے ان کو بڑی مدد ملتی۔ ہر ایک کو اُس کی شامتِ اعمال کا حصہ ملتا ہے۔ اگر آج ترکوں کو اپنی بدیوں کی سزا مل رہی ہے تو کل بلغار و بلقان اور اُن کے معاونین بھی اپنے کئے کا پھل کھاوینگے۔ لیکن کوئی ایسا امر اہل ہند کے مسلمانوں کو جو بڑے امن اور آرام اور اطمینان سے اپنی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ گورنمنٹ کے متعلق مخالفانہ خیالات پیدا کرنے کا سبب نہیں ہو سکتا +

مکتوبات امام ربانی

حضرت خلیفۃ المسیح اس کتاب کے متعلق فرماتے ہیں:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلے علےٰ رسولہ الکریم وآلہ مع التسلیم۔ خدا تعالےٰ کے بڑے احسانات اور اس کے کرم اور غریب نوازی اور رحمت سے آجکل بہت بڑی رحمت کا ظہور یہ ہے کہ علمی جماعت کے لئے اوّل کاغذ کا میسر ہونا پھر مطابع کا ہونا۔ اسپر محکمہ ڈاک تار اور ریلوے کا کارخانہ اس پر عام طور پر یا نسبتاً آرام اور سلطنت کی توسیع کے بڑے بڑے مخازن کا ظہور ہو رہا ہے۔ حضرت شیخ المشائخ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات کا شائع ہونا ہر چند نقشبندی سلسلہ کے لئے خاص فضل ہے پھر اس کا اردو ترجمہ فضل کے اوپر فضل ہے۔ اسکی چھپائی اور تحریر اور کاغذ نہایت ہی پسندیدہ ہے۔ تقطیع بھی بہت دلربا ہے۔ اس پر قیمت بھی بہت تھوڑی ہے۔ میں نقشبندی احباب کے لئے بابرکت سمجھتا ہوں چونکہ مجھے اس سلسلہ میں بھی بیعت کا شرف حاصل ہے۔ اس لئے اس نعمت کی قدر خوب سمجھتا ہوں + نورالدین ۲۲ ہجری ۱۳۳۱ء

نوٹ: یہ کتاب اب دفتر بدر ایجنسی قادیان سے مل سکتی ہے۔ شائع کنندہ سے منگوائی گئی ہے۔ احباب منگوا کر پڑھیں اور حظ اُٹھائیں۔ (ایڈیٹر)

اخبارِ عالم پر ایک نظر

سائنس کی بدولت عجیب و غریب کرشمے دیکھنے میں آتے ہیں حال میں جرمنی کے شہر میونخ میں پروفیسر ہنس مُلٹی مُختانے کہا ہے۔ کہ پھولوں میں بھی گانا سُننے کی حِس موجود ہے اکثر پھول سُریلے گانے پر خود بخود شگفتہ ہوتے اور گانا چکنے پر از خود بند ہو جاتے ہیں +

اسی طرح امریکہ کے ایک موجد نے ایک ایسی مشین ایجاد کی ہے۔ جو چلتی تصویروں کے ساتھ ملکر بولنے کا کام بھی دیگی۔ اور محض اشاروں سے بات چیت نہ کریگی۔ بلکہ اُس میں اونچی آواز سے بولنے کی طاقت رکھی گئی ہے۔ وہ لوگوں کو ہنسا اور رُلا سکتی ہے +

صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لاہور پبلک کو مطلع فرماتے ہیں کہ اہل ہند کا جنوبی امریکہ کی کسی ریاست میں جانا مناسب نہیں ہے کیونکہ وہاں داخلہ کی اجازت نہیں رہی۔ اس لئے کسی شخص کو پروانہ راہداری بھی اس وقت تک نہ دیا جاویگا۔ جب تک وہ اس بات کا ثبوت پیش نہ کرے کہ اُسے وہاں کام ملنے کا پختہ یقین ہے +

حادثہ بمب دہلی کے متعلق ایک مخبر نے گمنام خط ایڈیشنل کپتان پولیس بدیں مضمون لکھا ہے کہ مجھے اس معاملہ کے متعلق کل راز معلوم ہے مگر اسکے ظاہر کرنے سے اس لئے ڈرتا ہوں۔ کہ کہیں مجھ پر کوئی آفت نہ آجائے اِسپر صاحب نے [illegible]

مُفرّح نشاط افزا مقوّیِ اعضائے رئیسہ و ارواح مبہی ممسک مزید الباہ و القویٰ بہار افزائے جوانی و عصائے پیری ممدّ حیات محافظ صحتِ جسمانی

یاقوت مروارید مرجان یشب کہربا جدوار کستوری عنبر زعفران سقنقور ورق طلا

وغیرہ وغیرہ مفرحات مقویات اور تریاقات کا عجیب و غریب نہایت اکسیر مجرّب خوش مزہ خوش رنگ خوشبودار مشہور آفاق ہر دلعزیز مرکب

قیمت فی ڈبیہ
جس میں پانچ تولے
مفرّح یاقوتی ہوتی ہے
اصلی قیمت چار روپے آٹھ آنے
رعایتی قیمت ماہ مارچ
کے واسطے صرف چار روپیہ

قیمت تین ڈبیہ
گیارہ روپے (۱۱)
قیمت ایک درجن ڈبیہ
چوالیس (۴۴) روپے

دل دماغ اور رُوح کی ایک لطیف غذا ہے۔ دل کو خاطر خواہ نشاط۔ تفریح اور تقویت پہنچاتی ہے طبیعت بشاش رہتی ہے اور خیالات خوش پیدا ہوتے ہیں ضعفِ دل بےچینی۔ پراگندہ خیالی وغیرہ کے لئے تریاق عالمگیر ہے۔ نظام عصبی و شریانی کو بے حد طاقت و تحریک ہوتی ہے۔ کام میں ایسا دل لگتا ہے کہ کبھی اُچاٹ نہیں ہوتا۔ سستی کاہلی جاتی رہتی ہے محنت کرنے سے ضعف نہیں ہوتا جنہیں زیادہ دماغی محنت جوانی کی بے اعتدالی اور کثرت مباشرت سے جسم کمزور ہو کر مغز خالی ہو گیا ہو۔ تو یہ از سر نو شکستہ جسم کو توانا بنا دیتی ہے اور قوتی کی کمی کو پورا کر کے دماغ جگر اور گردے کے فعل کو درست کرتی ہے اور پھر اصلی حالت صحت پر قائم کر دیتی ہے۔ دماغی۔ اور اعصابی طاقتوں کی پرورش کرنے میں اپنی آپ نظیر ہے +

اعضائے رئیسہ یعنی دل دماغ و جگر کو بدرجہ غایت حرارت غریزی کی زیادتی۔ گردہ و کمر میں انتہا کی طاقت تولید و تغلیظ منی امساک و باہ کی کثرت توالد و تناسل کی افزایش ہوتی ہے + ضعف باہ۔ جریان و سرعت۔ کثرتِ احتلام۔ کثرت پیشاب ضعف مثانہ۔ درد کمر۔ کمزوری و لاغری گردہ وغیرہ کو ایک خاص فائدہ پہنچتا ہے جو دوسری ادویات کی طرح عارضی نہیں ہوتا۔ رگوں پٹھوں کی سُستی و کمزوری دور ہونے کے علاوہ اعضائے تولید کی برباد شدہ قوتیں دوبارہ پیدا ہونے سے انسان کی خوش گذران زندگی گزرتی ہے + جن کو کتب بینی یا مطالعہ کی کثرت یا دماغی محنت کے باعث ہمیشہ دل و دماغ کی شکایت رہتی ہو یا جنکے قویٰ زیادہ عمر ہونے کے باعث کمزور ہو گئے ہوں وہ ضرور اس بینظیر مفرح کا استعمال کریں صحت تندرستی حاصل کرنے اور طاقت و توانائی قائم رکھنے میں یہ مفرح یاقوتی اکسیر اعظم مانی گئی ہے +

نزلہ۔ زکام۔ ضعف دماغ کو اول درجہ کی مفید ہے۔ درد سر۔ دورانِ سر۔ نسیان کندیٔ ذہن۔ کسل طبیعت۔ کم ہمتی وغیرہ کو دُور کرنے کے لئے عجیب پُر تاثیر ہے اور دافع تھکان دوائی ہے۔ تھکان خواہ کسی قسم کی ہو آن کی آن میں رفع کر دیتی ہے +

اُن مستورات کے لئے جنکو اسقاط حمل یا اٹھرا کا عارضہ ہو یا جنکے بچے اُم الصبیان کے مرض سے ضائع ہو جاتے ہیں۔ یا جنکے بچے کمزور۔ لاغر۔ نحیف البدن پیدا ہوتے ہوں یا جن کو اختناق الرحم یعنی ہسٹیریا کی شکایت ہو خصوصاً مفید اور اکسیر کا کام دینے والی بے نظیر دوائی ہے ایام حمل میں اسکے کھانے سے اولاد صحیح و سالم تندرست عقیل و فہیم خوبصورت اور توانا پیدا ہوتی ہے +

مفرح یاقوتی کی نسبت اعلیٰحضرت شفاء الملک حکیم الامت امام الملت امیر المومنین خلیفۃ المسلمین لقمانِ زمان مہدیٔ دوران مولٰنا و امامنا حافظ حاجی حضرت علامہ حکیم نور الدین صاحب (قادیان دار الامان) کی تصدیق :- ”میں تصدیق کرتا ہوں۔ کہ مفرح یاقوتی تیارہ کردہ حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسےٰ لاہور بے ریب مفید ہے۔ میں نے اپنے ایک شریف مریض پر اس کا تجربہ کیا ہے۔ اللہ تعالےٰ انکے کارخانہ میں برکت دے۔ مرہم عیسےٰ کی طرح اُن کے کارخانہ میں بعض ادویہ بہت عمدہ ہیں +

نور الدین“

ملنے کا پتہ :- بدر ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور

کشتہ جریان ۱۲/۲۶

غرباء کی درخواست منظور بجائے تین روپے کے ڈھائی روپے - جریان - کثرت احتلام - ان امراض میں یہ کشتہ از حد مفید بلکہ اکسیر ثابت ہوتا ہے - خدا تعالےٰ کے فضل سے آیندہ بھی مفید ثابت ہوگا +

جریان کی شناخت - پیشاب کے پہلے یا بعد میں منی کا گرنا - یہ بیماری چند روز میں آدمی کو مُردوں کی طرح بلکہ زندہ در گور کر دیتی ہے اور اس سے یہ بیماریاں پیدا ہوتی ہیں - مالیخولیا - نسیان - کمی خون - دل کا دھڑکنا ضعف دماغ - بینائی کا کم ہونا - نا امیدی - بیخوابی - خوف - غمگینی - نامردی وغیرہ امراض شدید حملہ آور ہوتے ہیں - جو شخص اس بیماری میں مُبتلا ہو وہ علاج کا کوشاں رہے - ہرگز بیخوف و بے فکر نہ رہے - ورنہ امراض بالا میں مبتلا رہ کر آخر ہلاکت تک نوبت پہنچے گی - ہم نے اس کشتہ کو بڑی محنت سے تیار کیا ہے اور کئی پرانے جریان والے مریضوں پر آزمایا محض خدا تعالےٰ کے فضل سے ۲۴ روز کے استعمال سے شفا پا گئے - بعد تجربہ اور دُعاؤں کے اعلان کیا جاتا ہے تا کہ پبلک فائدہ اُٹھائے - قیمت ۲۴ روز معہ سفوف ۲/۸ - محصول ڈاک بذمہ خریدار +

المشتہر - نظام جان عبد الرحمن کاغانی قادیان ضلع گورداسپور

کلکتہ کے مشہور ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی ادویات

محتاج تعریف نہیں رہیں کیونکہ ۲۸ - برس سے تمام ہندوستان میں جاری ہیں اور مفید ثابت ہو رہی ہیں - چند ادویات کا اشتہار مختصر طور پر دیا جاتا ہے - پوری فہرست بلا قیمت منگوا کر دیکھئے +

دمہ کی دوا دو ایک ہی خوراک سے دمہ دب جاتا ہے - تھوڑے دنوں کے استعمال سے دمہ جڑ سے جاتا رہتا ہے - قیمت فی شیشی عہ محصول ڈاک ۵/ +

ای او ڈائی زڈ سالسہ پوٹاس اوڈائی زڈ اور کسی ایک چیزوں کی آمیزش کے بر اعتبار سالسوں وغیرہ کے زیادہ خون صاف کرتا ہے اور قوت لاتا ہے - ۳۲ خوراک کی شیشی عا - خرچ محصول ۶/

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ - تاراچند دت سٹریٹ کلکتہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سُرمہ ۳۵/۵۱

اصلی ممیرے اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شائع ہو رہا ہے - اس اثنا میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اُٹھایا ہے یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب کا بتایا ہے آپنے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است" - یہ سرمہ دھند - جالا - پھولا - پڑوال - سبل - اور سرخی اور ابتدائی موتیا بند وغیرہ امراض چشم کیلئے بہت مفید ہے - قیمت سرمہ قسم اول فی تولہ عا / قسم دوم ۸/ قسم سوم ۴/ اصلی ممیرا جسکی قیمت ۱۰ فی تولہ ہے - فی الحال دو ماہ کیلئے اسکی رعایتی قیمت فی تولہ ۳ کردی ہے - بعض ضروریات نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کر دیا ہے - ترکیب استعمال ممیرا پتھر پر رگڑ کر یا سرمہ کی طرح باریک کر کے آنکھوں میں ڈالا جاوے - یہ سرمہ جنکی آنکھیں گرمی کے موسم میں دکھتی ہیں - ان کے لئے بہت مفید ہے +

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا جسکی عبارت درج ذیل ہے مقوی جمیع اعضاء - نافع صرع - مشتہی طعام - قاطع بلغم و ریاح - دق - شیخوخیت و قاتل کرم شکم - مفتت سنگ - گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی - یبوست و درد مفاصل وغیرہ کیلئے بہت مفید ہے - بقدر دانہ نخود دودھ کے ساتھ صبح کے وقت استعمال کریں - قسم اول کی قیمت ۱۲/ تولہ - قسم دوم ۸/ +

لنگیاں اور کلاہ ہر قسم کی لنگیاں مشہدی اور پشاوری - بادامی سیاہ اور سفید ماشی اور سوتی طُرّی صافے سفید اور بادامی اور پشاوری ٹوپیاں ہر قیمت کی مل سکتی ہیں +

المشتہر احمد نور کابلی - مہاجر سوداگر - قادیان - ضلع گورداسپور

کھوئی ہوئی قوّت

کی واپسی کیلئے ہمارے ایک معتبر بھائی ایک معتبر اور قیمتی دوائی کھانے اور لگانے کی پیش کرتے ہیں - قیمت ۱۰/

مِلنے کا پتہ

بدر ایجنسی - قادیان - ضلع گورداسپور

ریویو

داستانِ مریخ اس چھوٹے سے رسالہ میں سیارہ مریخ کی مختصر مستند تاریخ لکھی گئی ہے اور اسکے متعلق علمی مشاہدات کے نتائج درج کئے گئے ہیں - دلچسپ کتاب ہے - صاحب مصنف سے بقیمت ۱۰/ فی نسخہ مل سکتی ہے - پتہ شرکت ادبیہ امرت سر +

سلطنت برطانیہ کا مستقبل ایک جاپانی کتاب کا سلیس و با محاورہ اردو ترجمہ ہے - جس میں انگریزوں کو انکے قومی خطرات سے آگاہ کیا گیا ہے - قیمت ۴/ فی نسخہ +

ملنے کا پتہ :- شرکت ادبیہ امرت سر

دنیائے اسلام اور عیسائیت عیسائی دُنیا اسلام اور اہلِ اسلام کے متعلق کیا خیال رکھتی ہے - اس امر کو اس کتاب میں بہت عمدگی سے واضح کر دیا گیا ہے - مسلمانوں کو چاہیئے کہ اس کتاب کو توجہ سے پڑھیں - اور اُسکے نتائج پر غور کریں - ملنے کا پتہ :- شرکت ادبیہ امرت سر +

تطبیق مذہب و سائنس ایک امریکن مصنف کی کتاب کا ترجمہ مؤلفہ مولوی محمد عبد اللہ صاحب منہاس ایڈیٹر اخبار وکیل امرت سر - مصنف کتاب نے مذہب اور سائنس کی مطابقت کر کے دکھائی ہے مگر اُسپر جو حواشی مترجم نے لکھے ہیں اور جا بجا قرآن شریف کی آیات کا حوالہ دیا ہے - وہ بہت قابل قدر ہے قیمت ۳/ فی نسخہ - ملنے کا پتہ :- شرکت ادبیہ امرت سر +

دیو سماج کے بارے میں مختصر بات چیت - لاہور کی دہریہ جماعت کے حالات اس کتاب میں درج ہیں - یہ جماعت دیو سماج کے نام سے اپنے آپ کو مشہور کرتی ہے اور اپنے حالات لوگوں پر واضح کرنے کے واسطے یہ کتاب اس نے لکھی ہے - قیمت ۰/ فی نسخہ - ملنے کا پتہ :- دیو سماج لاہور

گردہر رائے کی چار تصویریں گردہر رائے فوٹو گرافر پہلے دیو سماج کے ممبر تھے - پھر ان سے علیحدہ ہو گئے - اسواسطے اُن کو بدنام کرنے کے لئے دیو سماجیوں نے یہ کتاب لکھی ہے قیمت ۴/

ملنے کا پتہ

دیو سماج - لاہور +

سلاجیت

یہ کسی مرکّب اشتہاری نسخے کا نام نہیں ہے جس میں کسی کو دھوکے کا اندیشہ ہو۔ بلکہ ایک مفرد دوائی ہے جو پہاڑوں سے رستی ہے۔ پہاڑی مومیائی بھی اس کو کہتے ہیں۔ یونانی اور ویدک کتابیں اس کی تعریف سے پُر ہیں۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ اس کا اصلی ملنا مشکل۔ اور اگر اصلی ملجائے۔ تو پھر اس کا صاف کرنا اور سَت نکالنا کارے دارد۔ ہمارے ایک قابلِ اعتبار احمدی بھائی اس کو سرحد کے پہاڑوں سے لائے ہیں۔ اور ہمنے طبّی قواعد کے مطابق بڑی محنت سے بہت دنوں میں اس کا سَت خود نکالا ہے۔ اِس کی تعریف طب کی کتاب محیط اعظم فارسی میں اِس طرح لکھی ہے :۔

"یہ مقوّی جمیع اعضاء۔ نافع صرع۔ مشتہی طعام۔ قاطع بلغم وریاح۔ دافع بواسیر بادی و جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق۔ شیخوخیت و فساد بلغم و خون و قاتل کرم شکم۔ مفتتِ سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول سیلان منی۔ یبوست۔ اوجاع مفاصل وغیرہ۔" بلکہ محیط اعظم میں یہاں تک لکھا ہے کہ یہ ایک تریاق ہے کہ اگر انسان پورے لوازمات کے ساتھ کھائے۔ تو کبھی بوڑھا نہ ہو؟

خیر یہ تو مبالغہ ہی معلوم ہوتا ہے خدا نے جس کو پیدا کیا ہے اگر وہ زندہ رہے تو بوڑھا بھی ہو گا۔ مگر اس میں شک نہیں۔ کہ یہ بہت ہی مفید شے ہے۔ جریان۔ احتلام۔ کثرت پیشاب۔ بدن کی سُستی۔ درد کمر سوزاک۔ مرگی ضعفِ دماغ میں اس کا استعمال مجرب ہے۔ ہمارے دوست بڑی مشکل سے دُور دراز کا سفر برداشت کرکے لائے تھے *

طریقِ استعمال۔ صبح کے وقت ایک دو رتی نخود کے برابر تازہ دودھ کے ساتھ استعمال کرنا چاہیئے

المشتہر بدر ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور